



وضوء، غسل اور تیمم

کے احکام و مسائل
کتاب و سنت کی روشنی میں



www.KitaboSunnat.com

تالیف

عبدالولی عبدالقوی
داعی مکتب و دعوت و توعية الجالیات
الحائظ / سعودی عرب



انجمن اصلاح معاشرہ
بندی کلاں، محمد آباد، ضلع منو (یوپی) انڈیا

Email: anjuman15@hotmail.com

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِیْقِ الْاِسْلَامِیِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس
پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

وضو، غسل اور تیمم کے احکام و مسائل کتاب وسنت کی روشنی میں

تالیف

عبدالولی عبدالقوی

داعی مکتب دعوت و توعیۃ الجالیات

الحائظ/سعودی عرب

انجمن اصلاح معاشرہ

بندی کلاں، محمد آباد، ضلع منو، یوپی، انڈیا

Email: anjuman15@hotmail.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	:	وضو، غسل اور تیمم
تالیف	:	کے احکام و مسائل
طابع و ناشر	:	عبدالولی عبدالقوی
سال اشاعت	:	انجمن اصلاح معاشرہ
سلسلہ مطبوعات	:	جنوری ۲۰۱۹
	:	۱۷

یہ کتاب مفت تقسیم کے لئے ہے،
لہذا اس کا بیچنا جائز نہیں ہے۔

انجمن اصلاح معاشرہ
بندی کلاں، محمد آباد، ضلع متو، یوپی، انڈیا

ANJUMAN ISLAH - E- MUASHARAH
Bandi Kalan, Mohammadabad
Distt: Mau (U.P) INDIA
Email: anjuman15@hotmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	۷
۲	تمہید : پاکی کے بغیر نماز نہیں	۹
۳	پہلی فصل : وضو کے احکام و مسائل	۱۰
۴	وضو کے فضائل	۱۰
۵	مسنون وضو سے گناہوں کی بخشش	۱۱
۶	وضو سے حشر میں چہرہ کا نورانی ہونا	۱۱
۷	وضو سے بلندی درجات	۱۱
۸	کن کاموں کے لئے وضو واجب ہے؟	۱۱
۹	کن کاموں کے لئے وضو مستحب ہے؟	۱۳
۱۰	وضو کی شرطیں	۱۵
۱۱	وضو کے فرائض	۱۶
۱۲	وضو کے مسنونات	۱۸
۱۳	وضو کے مکروہات	۱۸

۱۹	وضو کا مسنون طریقہ	۱۴
۲۰	کانوں کے مسح کے لئے نئے پانی کی ضرورت نہیں	۱۵
۲۱	وضو کے شروع میں بسم اللہ کا حکم	۱۶
۲۱	وضو کے بعد کی دعا	۱۷
۲۲	وضو خوب اچھی طرح کیا جائے	۱۸
۲۲	کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	۱۹
۲۵	کن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا	۲۰
۲۷	دوسری فصل : مسح کے احکام و مسائل	۲۱
۲۷	مسح کا معنی	۲۲
۲۷	موزوں پر مسح	۲۳
۲۸	موزوں پر مسح کا حکم	۲۴
۳۱	موزوں پر مسح کی شرائط	۲۵
۳۵	موزوں پر مسح کی مدت	۲۶
۳۶	موزوں پر مسح کی کیفیت	۲۷
۳۷	پٹی پر مسح	۲۸
۳۸	پٹی پر مسح کی کیفیت	۲۹
۴۰	گردن کا مسح بدعت ہے	۳۰
۴۱	تیسری فصل : غسل کے احکام و مسائل	۳۱

۴۱	کن حالات میں غسل واجب ہے؟	۳۲
۴۶	بحالت جنابت کون سے کام حرام ہیں؟	۳۳
۴۸	کن کاموں کے لئے غسل مستحب ہے؟	۳۴
۵۳	غسل کا شرعی معنی	۳۵
۵۳	شرائط غسل	۳۶
۵۳	ارکان غسل	۳۷
۵۴	مسنونات غسل	۳۸
۵۴	مکروہات غسل	۳۹
۵۵	غسل جنابت کا مسنون طریقہ	۴۰
۵۷	غسل کی اقسام	۴۱
۵۷	بھول کر ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھ لینا	۴۲
۵۸	چوتھی فصل: تیمم کے احکام و مسائل	۴۳
۵۸	تیمم کی مشروعیت	۴۴
۵۹	تیمم کب جائز ہے؟	۴۵
۶۲	تیمم کا طریقہ	۴۶
۶۴	جنابت کی حالت میں تیمم	۴۷
۶۴	تیمم کو توڑ دینے والی چیزیں	۴۸
۶۵	وہ شخص جو پانی اور مٹی دونوں نہ پائے	۴۹

۶۶	ہر نماز کے لئے تیمم	۵۰
۶۷	تیمم سے نماز پر پھلینے کے بعد پانی مل جانا	۵۱
۶۷	تیمم کے لئے اپنے ہاتھوں کو مٹی پر دو بار مارنا	۵۲
۶۹	پانچویں فصل: بعض نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کا طریقہ	۵۳
۶۹	آدمی کا پیشاب	۵۴
۶۹	بچے کا پیشاب	۵۵
۷۰	ماکول اللحم جانور کا پیشاب	۵۶
۷۲	غیر ماکول اللحم جانور کا پیشاب	۵۷
۷۲	حیض آلود کپڑا	۵۸
۷۳	منی لگا ہوا کپڑا	۵۹
۷۳	نجاست آلود جوتا	۶۰
۷۴	کتے کا برتن میں منھ ڈالنا	۶۱
۷۴	بلی کا جوٹھا پاک ہے	۶۲
۷۵	نیند سے بیدار ہو کر	۶۳
۷۵	زمین کی پاکی	۶۴
۷۶	گند کی حالت میں نماز پڑھ لینا	۶۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدُ الشَّاكِرِیْنَ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِهِ عَلٰی جَمِیْعِ نِعَمَائِهِ حَمْدًا
كَثِیْرًا طَیْبًا مُّبَارَكًا بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی رَسُوْلَ
الرَّحْمَةِ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ عَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَ عَلٰی اَصْحَابِهِ وَ مَنْ
تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ. وَ بَعْدُ:

نماز اللہ کا ایک عظیم فریضہ ہے جس کی صحت کے لئے پاکی شرط ہے، چنانچہ
چھوٹی ناپاکی کی صورت میں وضو اور بڑی ناپاکی کی صورت میں غسل واجب
ہے اور پانی کی عدم موجودگی یا اس کے استعمال سے عاجزی کی صورت میں تیمم
مشروع ہے، نیز جگہ اور کپڑے کی پاکی بھی ضروری ہے، لہذا اسی اہمیت کے
پیش نظر ناچیز نے وضو، غسل اور تیمم نیز بعض نجاستوں کی تطہیر کے شرعی طریقہ پر
مشتمل یہ کتابچہ ترتیب دیا ہے تاکہ لوگ طہارت کے شرعی احکام و آداب سے
واقف ہو سکیں اور علم و بصیرت کے ساتھ اللہ کی عبادت انجام دے سکیں۔

یہ کتابچہ ایک تمہید اور پانچ فصلوں پر مشتمل ہے:

تمہید: پاکی کے بغیر نماز نہیں

پہلی فصل: وضو کے احکام و مسائل

دوسری فصل: مسح کے احکام و مسائل

تیسری فصل: غسل کے احکام و مسائل

چوتھی فصل: تیمم کے احکام و مسائل

پانچویں فصل: بعض نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کا طریقہ

اللہ اس کتاب کو قبولیت سے نوازے، اس کے مؤلف اور جملہ معاونین کو اجر
جزیل عطا فرمائے اور اس کتاب کو اس کی اشاعت میں حصہ لینے والوں کے
لئے صدقہ جاریہ اور ثواب دارین کا ذریعہ بنائے بنائے، اور اس سے لوگوں کو
نفع پہنچائے۔ آمین

و صلی اللہ علی نبینا محمد و علی آلہ و صحبہ أجمعین

طالب دعا: عبدالولی عبدالقوی

بندی کلاں، ضلع: منو، یوپی، انڈیا

داعی مکتب دعوة و توعیۃ الجالیات

الحائط (فدک) / سعودی عرب

۱/ صفر ۱۴۴۰ھ

مطابق: ۲۶/ اکتوبر ۲۰۱۸م

waliazami@gmail.com

تمہید:

پاکی کے بغیر نماز نہیں

نماز کے لئے چھوٹی ناپاکی مثلاً پیشاب، پاخانہ اور نیند وغیرہ اور بڑی ناپاکی مثلاً جنابت، حیض و نفاس وغیرہ اور ہر طرح کی نجاست سے پاکی ضروری ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ کوئی بھی نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں فرماتا ہے اور مال غنیمت سے چوری کئے ہوئے مال کا صدقہ قبول نہیں فرماتا۔“ (مسلم ۲۲۴)

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی کنجی پاکی ہے اور اس کی ابتداء تکبیر تحریمہ اور اختتام سلام پھیرنا ہے۔

(ابوداؤد ۶۱، حسن صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ، دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۱/۲۷)

چنانچہ چھوٹی ناپاکی کی صورت میں وضو اور بڑی ناپاکی کی صورت میں غسل اور پانی نہ ملنے یا اس کے استعمال سے عاجزی کی صورت میں تیمم مشروع ہے، جیسا کہ ذیل کے صفحات میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

پہلی فصل:

وضو کے احکام و مسائل

(۱) وضو کے فضائل:

✽ مسنون وضو سے گناہوں کی بخشش:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس وقت بندہ مسلم یا مومن وضو کرتا ہے اور اپنے چہرہ کو دھوتا ہے تو ہر وہ گناہ جس کی جانب اس نے اپنی نگاہوں سے دیکھا ہے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے اور جب اپنے دونوں ہاتھوں کو دھلتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے تمام وہ گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں جس کو اس کے دونوں ہاتھوں نے چھوا تھا اور جب اپنے دونوں پیروں کو دھلتا ہے تو اس کے پاؤں سے سارے وہ گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں، جس کی طرف اس کے دونوں پاؤں چلے تھے، یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔“ (مسلم ۲۴۴)

✽ وضو سے حشر میں چہرہ کا نورانی ہونا:

ایک صحابی رسول نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپ اپنی امت کو (میدان حشر میں) دوسری امتوں کے (بے شمار لوگوں کے) درمیان کس طرح پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے امتی وضو کے اثر سے سفید چہرہ اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے، اس طرح ان کے سوا اور کوئی نہ ہوگا۔ (بخاری ۱۳۶، مسلم ۲۴)

✽ وضو سے بلندی درجات:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتلاؤں کہ جس کے سبب اللہ تعالیٰ گناہوں کو دور اور درجات کو بلند کرتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: مشقت (بیماری یا سردی) کے وقت کامل اور سنوار کر وضو کرنا، کثرت سے مسجدوں کی طرف جانا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا (گناہوں کو دور کرتا اور درجات کو بلند کرتا ہے۔“ (مسلم ۲۵۱)

(۲) کن کاموں کے لئے وضو واجب ہے:

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے وضو واجب ہے:

(۱) نماز کے لئے خواہ فرض ہو یا نفل:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ

فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ
وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴿المائدہ: ۶﴾

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو، تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو
کہنیوں سمیت دھولو، اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو....
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس شخص کی نماز نہیں
جس کا وضو نہیں اور اس شخص کا وضو نہیں جس نے اس پر اللہ کا نام نہیں لیا۔“

(ابوداؤد/الطہارۃ ۱۰۱، ابن ماجہ ۳۹۹ (صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۱/۲۱)
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کا
وضو ٹوٹ جائے، جب تک وہ وضو نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں
کرتا۔“ (بخاری ۱۳۵، مسلم ۲۲۵)

(۲) خانہ کعبہ کے طواف کے لئے:

خانہ کعبہ کا طواف خواہ واجبی ہو یا نفل بغیر وضو کے جائز نہیں ہے۔
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”خانہ کعبہ کا طواف نماز ہے، مگر یہ کہ اللہ نے اس میں گفتگو کو جائز کر دیا ہے۔“
(نسائی ۲۹۲۲، ترمذی ۹۶۰، مستدرک حاکم ۱/۶۳۰ (صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے:
ارواء الغلیل ۱/۱۵۴، صحیح النسائی ۲/۳۲۰، صحیح الترمذی ۴۹۲)
جب خانہ کعبہ کا طواف نماز ہے، تو اس کے لئے وضو ویسے ہی ضروری ہے

جس طرح نماز کے لئے ضروری ہے۔

(۳) قرآن کریم کے چھونے کے لئے:

قرآن کریم کو بغیر وضو کے چھونا جائز نہیں ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو نہ چھوئے مگر پاک آدمی۔

(موطا امام مالک (صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: ارواء الغلیل ۱/۱۵۸)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”صحیح بات یہ ہے کہ قرآن کریم

کے چھونے کے لئے وضو واجب ہے۔“ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۱/۲۸۸)

لیکن قرآن کریم کو چھوئے بغیر بلا وضو زبانی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(فتاویٰ ابن باز ۱۰/۱۳۷)

(۳) کن کاموں کے لئے وضو مستحب ہے:

مندرجہ ذیل اوقات میں وضو مستحب ہے:

(۱) ذکر و دعا کے وقت:

رسول اللہ ﷺ نے ابو عامرؓ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے اوطاس کی جانب

روانہ فرمایا:..... ابو عامر رضی اللہ کے گھٹنے میں ایک تیر آ کر لگا جو کسی حبشی نے پھینکا

تھا اور اسی میں ان کی موت ہو گئی، انھوں نے اپنی وفات سے پہلے ابو موسیٰ اشعری

کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور یہ بھی کہا: اے بھتیجے نبی اکرم ﷺ کو میرا سلام عرض

کرنا اور یہ کہنا کہ میرے لئے دعائے مغفرت کریں، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے واپس لوٹ کر ابو عامر رضی اللہ عنہ کا بیغام نبی ﷺ کو پہنچا دیا، تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یوں دعا مانگی، اے اللہ اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما.....۔ (بخاری ۴۳۲۳، مسلم ۲۴۹۸)

(۲) سونے کے وقت:

براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اپنی خواب گاہ میں جانے لگو، تو نماز کی طرح وضو کرو، پھر اپنی دہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ“..... آخر تک (بخاری ۶۳۱۱، مسلم ۲۷۱۰)

(۳) وضو ٹوٹ جانے کے وقت:

بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز صبح کی، تو بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا: اے بلال کس عمل کی بنا پر تم مجھ سے جنت میں آگے ہوتے ہو؟ میں گذشتہ شب جنت میں داخل ہوا تو تمہارے جوتوں کی چاپ کو اپنے آگے سنا، تو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جب بھی اذان دیتا ہوں دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب بھی میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے، میں وضو کر لیتا ہوں.....۔

(ترمذی/المنقب ۳۶۸۹ صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح الترمذی ۳/۲۰۵

(۴) ہر نماز کے وقت:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میری

امت کے دشواری میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا، تو میں انھیں ہر نماز کے وقت وضو کا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کا (واجبی) حکم دیتا۔“

(حسن صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح الترغیب والترہیب ۱/۱۹۸)

(۵) جنبی جب کھانے کا ارادہ کرے:

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنبی ہوتے اور کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز جیسا وضو کرتے۔“ (مسلم ۳۰۵)

(۶) دوبارہ ارادہ جماع کے وقت:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی اپنی بیوی سے جماع کرے اور پھر دوبارہ جماع کرنا چاہے، تو اسے چاہیے کہ وضو کرے۔“ (مسلم ۳۰۸)

(۷) جنبی جب بغیر غسل کے سونا چاہے:

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے، تو اپنی شرمگاہ دھو کر نماز جیسا وضو کر لیتے۔ (بخاری ۲۸۸)

(۴) وضو کی شرطیں:

وضو کے لئے کچھ شرائط ہیں حسب مقدار ان شرطوں کے پائے جانے ہی پر وضو کی صحت کا دار و مدار ہے، چنانچہ جس سے ان شرطوں میں سے کوئی شرط فوت ہوگئی اس کا وضو صحیح نہیں ہوا، ہم ذیل میں ان شرطوں کا ذکر کرتے ہیں:

(۱) اسلام (۲) عقل (۳) تمیز (۴) نیت (۵) پانی کا پاک ہونا (۶) پانی کا جائز ہونا (۷) چمڑے تک پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ چیز کو زائل کرنا۔

(۵) وضو کے فرائض:

وضو کے کچھ فرائض و ارکان ہیں، ان کے عمدا یا سہوا چھوٹ جانے یا ان کو صحیح طور پر انجام نہ دینے کی صورت میں وضو فاسد ہو جاتا ہے اور بندہ مسلم پر دوبارہ وضو لازم ہوتا ہے، ہم ذیل میں ان کا ذکر کرتے ہیں:

(۱) چہرہ کا دھونا:

وضو کے ارکان میں سے ہے کہ چہرے کو ایک بار پورے طور پر کلی کر کے، ناک میں پانی ڈال کر اور ناک کو چھڑک کر دھلا جائے، کیوں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے چہرہ کو دھونے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا: ﴿فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾ اپنے چہروں کو دھلو۔ واضح رہے کہ چہرہ کی حد لمبائی میں سر کے بال اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے آخری حصہ تک اور چوڑائی میں دونوں کانوں کا درمیانی حصہ ہے۔ (مختصر تفسیر البغوی ۱/۲۱۴)

(۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا:

وضو کرنے والا کہنیوں سمیت اپنے دونوں ہاتھوں کو دھلے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَيِّدِيكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ﴾ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دھلو کہنیوں سمیت۔

(۳) پورے سر کا مسح کرنا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَامْسَحُوا بِرُؤُسِكُمْ﴾ اور اپنے سروں کا مسح کرو۔
نیز سر کے ساتھ کانوں کا بھی مسح کیا جائے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”دونوں کانوں کا تعلق سر سے ہے“۔ (صحیح ابن ماجہ ۷۴/۱)

(۴) ٹخنوں سمیت دونوں پیروں کو دھونا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَرْجُلُكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾
اور ٹخنوں سمیت اپنے دونوں پاؤں کو دھلو۔

(۵) اعضاء وضو کو ترتیب وار دھونا:

اعضاء وضو کو ترتیب وار دھویا جائے کیوں کہ اللہ نے اسے ترتیب وار بیان فرمایا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اسی کیفیت سے ترتیب وار وضو کیا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ وضو سے یہ بات ظاہر ہے۔

(۶) اعضاء وضو کو تسلسل کے ساتھ یکے بعد دیگرے دھونا:

ایک عضو کے دھونے کے بعد دوسرے عضو کو دھونے میں اتنی دیر نہ کی جائے کہ پہلا عضو خشک ہو جائے، بلکہ سبھی اعضاء تسلسل کے ساتھ یکے بعد دیگرے دھوئے جائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ اس کے پاؤں

کے پچھلے حصہ میں ایک درہم کے برابر جگہ خشک باقی رہ گئی تھی، وہاں پانی نہیں پہنچا تھا، تو آپ ﷺ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

(ابوداؤد/الطہارۃ ۱۷۵) (صحیح عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد/۱/۳۶
چنانچہ اگر اعضاء وضو کے دھونے میں تسلسل لازم نہ ہوتا، تو آپ ﷺ صرف خشک جگہ کو دھونے کا حکم دیتے۔ (منار السبیل ۱/۳۷)

(۶) وضو کے مسنونات:

وضو میں مندرجہ ذیل امور مسنون ہیں جن کا بندہ مسلم کو اہتمام کرنا چاہیے تاکہ اس کا وضو کامل طریقہ سے نبی ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقہ کے مطابق انجام پائے۔

(۱) مسواک کرنا (۲) وضو کے شروع میں دونوں ہتھیلیوں کا دھونا (۳) چہرہ دھونے سے پہلے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا (۴) گھنی داڑھی کا خلال کرنا (۵) انگلیوں کا خلال کرنا (۶) اعضاء وضو میں دائیں کو بائیں سے پہلے دھونا (۷) اعضاء وضو کو اس کے واجبی حد سے زیادہ دھونا (۸) اعضاء وضو کو ملنا (۹) اعضاء وضو کو ایک بار سے زیادہ دو یا تین بار دھونا (۱۰) وضو کے بعد دھار پھرنا (۱۱) وضو کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضو پھرنا۔

(۷) وضو کے مکروہات:

وضو میں کچھ امور مکروہ ہیں جن سے ایک بندہ مسلم کو بچنا چاہیے تاکہ اس کا

وضو سنت نبوی کے مطابق انجام پائے۔

(۱) ایک یا اس سے زائد سنتوں کو چھوڑ دینا (۲) گندی جگہ پر وضو کرنا (۳) پانی کے استعمال میں فضول خرچی کرنا۔

(۸) وضو کا مسنون طریقہ:

وضو کرنے والا سب سے پہلے دل میں وضو کی نیت کرے، کیوں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے“۔ زبان سے نیت کرنے کی ضرورت نہیں، کیوں کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زبان سے نیت نہیں کی، نیت دل کے ارادہ کا نام ہے اور اللہ دل کے ہر ارادہ سے واقف ہے۔

وضو کے شروع میں ”بسم اللہ“ کہیں، کیوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص وضو کے شروع میں اللہ کا نام نہیں لیتا، اس کا وضو نہیں۔“

پھر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں۔ (بخاری ۱۸۵، مسلم ۲۲۶)
پھر دائیں ہاتھ سے ایک چلو پانی لے کر آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں اور ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑ دیں، یہ عمل تین دفعہ کریں۔

(بخاری ۱۸۵، مسلم ۲۳۵، صحیح النسائی ۱/۲۱۱ ۸۹ ح)

پھر تین بار منہ دھوئیں۔ (بخاری ۱۸۵، مسلم ۲۳۵)

پھر ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی میں داخل کریں اور داڑھی کا خلال کریں۔

(صحیح ابوداؤد لبانی ۱/۳۰)

پھر دایاں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئیں اور انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔ پھر اسی طرح بائیں ہاتھ بھی کہنیوں سمیت تین بار دھوئیں اور انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔ (بخاری ۱۸۵، ۱۶۴، مسلم ۲۲۶، ۲۳۵، صحیح ابوداؤد ۱/۲۹)

پھر پورے سر کا ایک بار مسح کریں، دونوں ہاتھوں کو نئے سرے سے پانی سے تر کریں اور سر کے اگلے حصہ پر رکھیں، پھر دونوں ہاتھوں کو سر کے اگلے حصہ سے پیچھے گدی تک لے جائیں، پھر پیچھے سے آگے اسی جگہ واپس لے آئیں جہاں سے مسح شروع کیا تھا۔ (بخاری ۱۸۵، مسلم ۲۳۵)

پھر دونوں کانوں کا ایک بار مسح کریں، شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں داخل کریں اور دونوں کانوں کے اوپری حصہ پر انگوٹھوں کو نیچے سے اوپر کی جانب پھرائیں۔ (صحیح ابوداؤد ۱/۲۶، صحیح الترمذی ۱/۴۱)

پھر دایاں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئیں اور انگلیوں کے درمیان خلال کریں، پھر اسی طرح بائیں پاؤں بھی ٹخنوں سمیت تین بار دھوئیں اور انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔ (بخاری ۱۸۶، مسلم ۲۳۵، ۲۴۶، ابوداؤد ۱/۴۲، صحیح الترمذی ۱/۴۲)

✽ کانوں کے مسح کے لئے نئے پانی کی ضرورت نہیں:

کانوں کے مسح کے لئے نئے پانی کی ضرورت نہیں، کیوں کہ آپ ﷺ سے صحیح طریقہ سے ثابت نہیں کہ آپ نے کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لیا ہو، نیز

کانوں کا تعلق سر سے ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”الأذنان من الرأس“ کانوں کا تعلق سر سے ہے۔

لہذا کانوں کے مسح کے لئے نئے پانی کی ضرورت نہیں۔

(الشرح المختصر علی متن زاد المستقنع ۱/ ۱۲۸، ۱۳۷)

(۹) وضو کے شروع میں بسم اللہ کا حکم:

”وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا واجب ہے، لیکن جس نے بھول کی وجہ سے

یا حکم شرعی سے ناواقفیت کی بنا پر بغیر بسم اللہ پڑھے وضو کیا، تو اس کا وضو صحیح ہے،

لیکن جس نے جان بوجھ کر بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دیا تو علماء کے دواقوال میں سے صحیح

قول کے مطابق اس کا وضو باطل ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس

شخص کا وضو نہیں جو اس پر اللہ کا نام نہ لے۔“ (فتاویٰ اللجنة الدائمة ۵/ ۲۰۳)

(۱۰) وضو کے بعد کی دعا:

وضو سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھیں:

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

و رَسُوْلُهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ“

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا

کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے

رسول ہیں، اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور خوب پاک و صاف

رہنے والوں میں سے بنا دے۔ (مسلم ۲۳۴، صحیح الترمذی ۱/۱۸)

❁ وضو خوب اچھی طرح کیا جائے:

وضو خوب اچھی طرح سنوار کر بڑے ہی احتیاط سے کیا جائے تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کی ایک جماعت کو دیکھا کہ انہوں نے جلد بازی میں وضو کیا اور ان کی ایڑیاں خشک رہ گئیں، ان کو پانی نہیں پہنچا، تو آپ ﷺ نے فرمایا (خشک) ایڑیوں کے لئے آگ سے خرابی ہے، پس وضو پورا کیا کرو۔ (مسلم ۲۴۱)

نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے اپنے قدم پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ دی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو۔ (مسلم ۲۴۳)

(۱۱) کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:

(۱) پیشاب و پاخانہ کے مقام سے نکلنے والی چیزیں:

پیشاب و پاخانہ کے مقام سے نکلنے والی چیزوں مثلاً پیشاب، پاخانہ، ہوا، منی، ندی، ودی اور خون استحاضہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (المغنی ۱/۲۳۰)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مرد و عورت کی اگلی و پچھلی شرمگاہ سے نکلنے

والی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، خواہ وہ پاخانہ، پیشاب، ہوا، کیڑا پیپ، خون، کنکری یا اس کے علاوہ کوئی چیز ہو، اور وضو کے ٹوٹنے میں کبھی کبھار نکلنے والی چیزوں (مثلاً کیڑا، پیپ، کنکری) اور ہمیشہ نکلنے والی چیزوں (مثلاً پیشاب، پاخانہ، ہوا وغیرہ) میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (المجموع للنووی ۵/۲)

(۲) پیشاب و پاخانہ کے مقام کے علاوہ سے نکلنے والی چیزیں:

پیشاب و پاخانہ کے مقام کے علاوہ دوسری جگہوں سے نکلنے والی چیزوں مثلاً خون، قے، نکسیر سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں، اس مسئلہ میں اہل علم کی دو رائیں ہیں، راجح یہ ہے کہ ان چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے، لیکن اگر اختلاف سے بچتے ہوئے وضو کر لیا جائے تو بہتر ہے۔ (المختص الفقہی للفرغانی ۶۱)

(۳) گہری نیند سو جانے سے:

علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آنکھ (بیداری) سرین کا بندھن ہے، پس جو شخص سو جائے وہ (دوبارہ) وضو کرے۔“

(صحیح ابن ماجہ لا البانی ۱/۷۹)

لہذا جو شخص لیٹ کر یا ٹیک لگا کر یا بیٹھا ہوا گہری نیند سو جائے کہ ہوا کے خارج ہونے کا احساس باقی نہ رہے، تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے، لیکن بیٹھے ہوئے جھکی لگ جانے یا اونگھ آ جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نماز عشاء کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے اونگھنے لگتے تھے اور پھر وضو کئے بغیر نماز ادا کر لیتے تھے۔
(مسلم ۳۷۶)

(۴) عقل کے کھوجانے سے:

جس شخص کی عقل دیوانگی، نشہ، بے ہوشی اور عقل کو زائل کر دینے والی دواؤں یا بیماریوں کی وجہ سے کھوجائے، اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس پر اہل علم کا اتفاق ہے۔ (المغنی ۱/۲۳۴)

(۵) بغیر پردہ کے شرمگاہ کے چھونے سے:

بغیر پردہ کے شرمگاہ کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے آلہ تناسل کو چھوئے، وہ وضو کرے۔

(ابوداؤد الطہارۃ ۱۸۱، ترمذی ۸۲) صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ (دیکھئے: صحیح ابوداؤد/ ۵۷)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کوئی شخص اپنا ہاتھ بغیر کسی پردہ اور آڑ کے اپنی شرمگاہ کو لگائے تو وہ وضو کرے۔ مسند احمد کے الفاظ یہ ہیں ”اس پر وضو واجب ہو گیا“۔

(ابن حبان ۱۱۱۸ ج ۳/۴۰۱، مسند احمد ج ۲/۳۳۳، علامہ البانی رحمہ اللہ کے نزدیک

ابن حبان کی سند جید ہے) دیکھئے: سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ج ۳/۲۳۸ ح ۱۲۳۵

(۶) اونٹ کا گوشت کھانے سے:

جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاہو تو کر لو، نہ چاہو تو نہ کرو، پھر اس نے سوال کیا: کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں“ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو۔ (مسلم ۳۶۰)

(۱۲) کن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا:

(۱) شک سے وضو نہیں ٹوٹتا:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنے پیٹ میں کچھ محسوس کرے، پھر اسے شک ہو کہ اس سے ہوا وغیرہ تو خارج نہیں ہوئی تو مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ (ہوا نکلنے کی) آواز نہ سن لے یا بو محسوس نہ کر لے۔“ (مسلم ۳۶۲)

(۲) عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا:

اہل علم کے صحیح ترین قول کے مطابق عورت کو شہوت یا بغیر شہوت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، کیوں کہ احادیث میں ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ازواج مطہرات کو بوسہ دیا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

(ابوداؤد/الطہارۃ ۱۷۸) (صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد/۱ (۳۶)

(۳) خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا:

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں نکلے ایک شخص نے کسی مشرک کی عورت کو مار ڈالا، اس شخص نے قسم کھائی کہ میں باز نہ آؤں گا جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو قتل نہ کر لوں، چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان پر ڈھونڈتا ہوا نکلا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ پر اترے اور فرمایا: کون ہماری حفاظت کرے گا؟ ایک مہاجر (عمار بن یاسر) اور ایک انصاری (عباد بن بشر رضی اللہ عنہما) صحابی رضامند ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ گھائی کے سرے پر رہو، دونوں آدمی گھائی کے سرے پر پہنچے وہاں جا کر مہاجر صحابی لیٹ رہے اور انصاری صحابی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، وہ شخص (مشرک) آیا اور اس نے دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ قوم کا محافظ ہے، مشرک نے تیر مارا جو بالکل ٹھیک آ کر صحابی رسول کو لگا، انھوں نے تیر نکال لیا (اور نماز میں لگے رہے) یہاں تک کہ اس نے (یکے بعد دیگرے) تین تیر مارے، اس وقت انہوں نے رکوع اور سجدہ کر کے اپنے ساتھی کو ہوشیار کیا، جب مشرک کو معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ ہوشیار ہو گئے ہیں، تو وہ بھاگ گیا، جب مہاجر نے انصاری کے جسم پر خون دیکھا تو بطور تعجب سبحان اللہ کہا اور کہا تو نے پہلے تیر میں کیوں مجھے ہوشیار نہ کیا؟ انصاری صحابی نے کہا: میں ایک سورت پڑھ رہا تھا میرا دل نہ چاہا کہ اسے توڑ دوں۔

(ابوداؤد/الطہارۃ ۱۹۷ (حسن عند الالبانی رحمہ اللہ) صحیح ابوداؤد ج ۱/۴۰)

دوسری فصل:

مسح کے احکام و مسائل

✽ مسح کا معنی:

مسح والی جگہ پر ہاتھ پھیرنے کو اصطلاح شرع میں مسح کہا جاتا ہے۔

دیکھئے: الجامع لأحكام القرآن ج ۳/ ۱۶۸

(۱) موزوں پر مسح:

عروہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے چلے گئے، (واپس آئے) تو مغیرہ رضی اللہ عنہ آپ پر پانی ڈالنے لگے اور آپ ﷺ وضو کرتے رہے، آپ ﷺ نے اپنے منہ اور ہاتھ دھوئے، سر اور موزوں پر مسح کیا۔ (بخاری، الوضوء ۱۸۱، ۲۰۳)

ہمام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، لوگوں نے کہا: آپ ایسا کرتے ہیں؟ انھوں نے کہا: ”ہاں“

”رأيت رسول الله ﷺ بال ثم توضعاً ومسح على خفيه“

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔

اعمش کہتے ہیں کہ ابراہیم الخنسی نے کہا: کہ یہ حدیث ان لوگوں کو پسند آتی تھی کیوں کہ جریر رضی اللہ عنہ نے مائدة (آیت وضو) کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ (مسلم/الطہارۃ ۲۷۲)

جس سے واضح ہے کہ موزوں پر مسح کے منسوخ ہونے کا کوئی احتمال نہیں ہے، کیوں کہ جریر رضی اللہ عنہ نے آیت وضو کے نزول کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ مغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کرتے وقت جرابوں (اونی موزوں) اور جوتوں پر مسح کیا۔

(ابوداؤد/الطہارۃ ۱۵۹، ترمذی ۹۹ حسن عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۱/۳۳ ارواء الغلیل ج ۱/۳۷

(۲) موزوں پر مسح کا حکم:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے موزوں پر مسح کی رخصت دی ہے، تاکہ بندہ مسلم موزوں کو ہر وضو کے وقت نکالنے کی مشقت سے بچ سکے، یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی جانب سے بندوں پر آسانی ہے، چنانچہ موزوں پر مسح کرنا پیروں کو دھونے کے مقابل افضل ہے۔

کیوں کہ اس میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عطا کردہ رخصت پر عمل کرنا ہے اور اللہ

کی عطا کی ہوئی رخصتوں کو اپنانا چھوڑنے کے مقابل افضل ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ان الله يحب أن تؤتى رخصه كما يكره أن تؤتى معصيته“

اللہ تبارک و تعالیٰ جس طرح ناپسند فرماتا ہے کہ اس کی نافرمانی کے کاموں کو کیا جائے اسی طرح پسند فرماتا ہے کہ اس کی عطا کردہ رخصتوں کو اپنایا جائے۔

(مسند احمد ۲/۱۵۸، صحیح ابن حبان ۶/۴۵۱، سنن بیہقی ۳/۱۴۰) صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: ارواء الغلیل ج ۳/۵۶۴

نیز عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ان الله يحب أن تقبل رخصه كما يحب أن تؤتى عزائمه“

اللہ تبارک و تعالیٰ جس طرح پسند فرماتا ہے کہ اس کے فرائض کو بجالایا جائے، اسی طرح پسند فرماتا ہے کہ اس کی عطا کردہ رخصتوں کو قبول کیا جائے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۰/۸۴، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵/۳۱۸) صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: ارواء الغلیل ج ۳/۱۱

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے ایک کام کرنے کا اختیار دیا گیا، تو آپ نے ان میں سے آسان ترین کو اختیار فرمایا، جبکہ اس میں گناہ نہ ہو، اگر گناہ ہوتا تو آپ ایسے کام سے بہت ہی دور رہتے۔ (بخاری/الحدود ۸۶۶، مسلم/الفضائل ۲۳۲)

ثانیا: موزوں پر مسح کرنے میں رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کی پیروی ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ اگر آپ پیروں میں موزے پہنے ہوتے، تو ان کو نہ اتارتے، بلکہ ان پر مسح کرتے اور اگر نہ پہنے ہوتے، تو پیروں کو دھوتے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”کسی سے بھی یہ منقول نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں کو با وضو ہو کر پہنا ہو، پھر وضو ٹوٹ جانے پر دوبارہ وضو کرتے وقت موزوں کو نکال کر پیروں کو دھویا ہو، بلکہ آپ ﷺ موزوں پر مسح کرتے تھے، لہذا رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں موزوں پر مسح کرنا افضل ہے۔“

(مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۹۴/۲۶)

شیخ تقی الدین رحمہ اللہ اس مسئلہ لکھتے ہیں: ”اگر پاؤں ننگے ہوں، تو ان کا دھونا افضل ہے اور اگر پیروں میں موزے ہوں، تو ان پر مسح کرنا افضل ہے۔“ (الطہارۃ، للشیخ محمد بن عبد الوہاب ص ۲۲)

ثالثا: اس میں اہل بدعت روافض کی مخالفت ہے جو موزوں پر مسح کے منکر ہیں اور موزوں پر مسح کے بجائے پیروں پر مسح کرتے ہیں۔

امام ابن المنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”میری پسند یہ ہے (پیروں کو دھونے کے مقابل) موزوں پر مسح کرنا افضل

ہے، کیوں کہ اہل بدعت خوارج اور روافض نے اس سنت پر تنقید کی ہے، اور جن سنتوں پر مخالفین نے تنقید کی ہو ان کا زندہ کرنا چھوڑنے سے افضل ہے۔
(فتح الباری ج ۱/ ۳۶۶ طبعہ دارالریان للتراث قاہرہ، تحفۃ الاحوذی ج ۱/ ۲۶۴)

(۳) موزوں پر مسح کی شرائط:

چمڑے کے موزوں اور ان کے قائم مقام اون وغیرہ کے موزوں پر مسح کے جائز ہونے کے لئے کچھ شرائط ہیں، ان شرطوں کے پائے جانے ہی پر مسح کے جائز ہونے کا دار و مدار ہے، چنانچہ اگر موزوں میں یہ شرطیں نہ پائی جائیں، تو اس پر مسح جائز نہیں ہے، ذیل میں ہم ان شرطوں کا ذکر کرتے ہیں:

پہلی شرط: موزوں کو وضو کر کے پہنا گیا ہو:

مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا، میں نے وضو کے وقت چاہا کہ آپ کے دونوں موزے اتار دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں رہنے دو، میں نے انہیں با وضو کر پہنا تھا، پھر آپ ﷺ نے ان پر مسح کیا۔ (بخاری/الوضو ۲۰۶)

دوسری شرط: موزہ حلال کا ہو:

چرائے ہوئے یا غصب کئے ہوئے موزوں پر مسح جائز نہیں ہے، کیوں کہ اس کا پہننا حرام ہے اور حرام چیز کے ذریعہ اللہ کی رخصتوں کو حلال کرنا

درست نہیں ہے۔

(المخلص الفقہی للفوزان ص ۵۶)

تیسری شرط: موزہ پاک ہو:

وہ موزہ جو کسی نجاست کے لگنے کی وجہ سے ناپاک ہو گیا ہو، اس پر مسح جائز نہیں ہے۔

جیسا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اسی اثنا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام ؓ کو نماز پڑھا رہے تھے، آپ نے اپنے جوتوں کو نکال کر بائیں جانب رکھ دیا، جب صحابہ کرام ؓ نے آپ کو اپنے جوتے نکالتے ہوئے دیکھا، تو انھوں نے بھی اپنے جوتے نکال دئے، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے، تو صحابہ سے پوچھا تم نے اپنے جوتے کیوں نکال دئے، صحابہ کرام ؓ نے کہا: ہم نے آپ کو جوتے نکالتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی اپنے جوتے نکال دئے۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میرے پاس حضرت جبریل آئے اور انہوں نے بتلایا کہ آپ کے جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے۔“ (اس لئے میں نے جوتے نکال دئے)

پھر فرمایا:

”إذا جاء أحدكم إلى المسجد فينظر فإن رأى رأى في نعليه قدرا

أو أذى فليمسحه و اليصل فيهما“

جب کوئی شخص (نماز کے لئے) مسجد آئے تو اپنے جوتوں کو اچھی طرح دیکھ لے، اگر ان میں کوئی گندگی لگی ہوئی ہو تو انھیں (زمین پر رگڑ کر) صاف کر لے اور پھر ان میں نماز پڑھے۔

(مسند احمد ج ۳/۹۲، ابوداؤد/ الصلاة ۶۵۰ (صحیح عند البابانی رحمہ اللہ) دیکھئے: ارواء الغلیل ج ۱/۳۱۴ ح ۲۸۴)

چنانچہ جب گندگی آلود جوتوں میں نماز درست نہیں ہے، تو پھر گندگی لگے ہوئے موزے پر مسح اور پھر اسمیں نماز کیسے درست ہو سکتی ہے۔

اسی طرح اگر موزہ نجس مادہ سے بنا ہوا ہو، مثلاً مردار یا کتے یا گدھے یا سانپ وغیرہ کے چمڑوں سے، تو اس کے نجس عین ہونے کی وجہ سے اس پر مسح جائز نہیں ہے۔

(الشرح المختصر علی متن زاد المستقنع ج ۱/۱۵۷)

چوتھی شرط: موزے ٹخنوں سے نیچے نہ ہوں:

موزوں پر مسح کے لئے شرط ہے کہ وضو میں پاؤں دھونے کا واجب حصہ چھپا ہوا ہو، یعنی موزے ٹخنے سے نیچے نہ ہوں کہ دھلا جانے والا حصہ کھلا ہوا ہو، چنانچہ اگر ٹخنے اور پاؤں کھلے ہوئے ہوں، تو اس پر مسح جائز نہیں ہے، کیوں کہ کھلے ہوئے حصہ کا دھونا اور چھپے ہوئے حصہ پر مسح کرنا واجب ہے، اور دھونا

اور مسح کرنا دونوں ایک ساتھ اکٹھا نہیں ہو سکتے، لہذا اس طرح کے موزوں پر مسح جائز نہیں ہے۔ (الکافی ج ۱/ص ۷۶)

اسی طرح پھٹا ہوا موزہ جس سے پاؤں کا کچھ حصہ ظاہر ہو رہا ہو، اس پر بھی مسح جائز نہیں ہے۔ (الشرح المختصر علی متن زاد المستقنع ج ۱/۱۵۷)

لیکن اگر تھوڑی مقدار میں پھٹا ہوا ہو، تو اس پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (فتاویٰ اللجنة الدائمہ ج ۵/ص ۲۳۶)

اسی طرح اگر موزے بہت باریک ہوں جس سے پاؤں کا رنگ ظاہر ہو رہا ہو، تو اس پر بھی مسح جائز نہیں ہے، ایسی صورت میں پاؤں گویا کہ ننگے ہی ہیں۔ (منار السبیل ج ۱/۴۴)

علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جرا ب پر مسح کرنے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ موٹا ہو اور پاؤں کو چھپائے ہوئے ہو، اگر جرا ب باریک ہو، تو اس پر مسح جائز نہیں ہے، کیوں کہ اس صورت میں تو پاؤں گویا ننگے ہی ہیں۔“

(الفتاویٰ الاسلامیہ ج ۱/۲۳۴)

پانچویں شرط: مسح طہارت صغریٰ کی صورت میں ہو:

موزوں پر مسح صرف طہارت صغریٰ (چھوٹی پاکی) کی صورت میں جائز ہے، طہارت کبریٰ (بڑی پاکی) مثلاً غسل جنابت، غسل حیض و نفاس وغیرہ درپیش

ہو، تو پھر مسح کی اجازت نہیں، بلکہ ان حالات میں موزوں کو اتار کر پیروں کو دھونا واجب ہے۔

صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم جب مسافر ہوں تو تین دن اور تین رات موزے نہ اتاریں، ہاں البتہ حالت جنابت میں انھیں اتارنا ہوگا، پیشاب و پاخانہ اور نیند کی وجہ سے انھیں اتارنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(ترمذی/الطہارۃ ۹۶، النسائی ۱۲۷، مسند احمد ۴/۴۰، حسن عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے صحیح الترمذی ۷۲/۱، صحیح النسائی ۱/۵۰، ارواء الغلیل ج ۱/۱۴۰)

(۴) مسح کی مدت:

مدت مسح مقیم کے لئے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن تین رات ہے۔

شرح بن ہانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موزوں پر مسح کی بابت پوچھنے کے لئے آیا، تو انھوں نے کہا: علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو، کیوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے، شرح کہتے ہیں کہ ہم نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو انھوں نے کہا: ”جعل رسول اللہ ﷺ ثلاثة أيام و لياليهن للمسافر و يوما ليلة للمقيم“

رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لئے (مسح کی مدت) تین دن تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات مقرر فرمائی ہے۔ (مسلم، الطہارۃ ۲۷۶)
 عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں مسافر کو تین دن اور تین رات اور مقیم کو ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا۔

(مسند احمد ۶/۲۷، مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۱، بیہقی ج ۱/۲۷۵) صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ (دیکھئے: ارواء الغلیل ج ۱/۱۳۸ ح ۱۰۲)

(۵) موزوں پر مسح کی کیفیت:

دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو پانی سے تر کر کے کشادہ حالت میں پاؤں کی انگلیوں پر رکھیں اور پنڈلی کی جانب کھینچیں، اس کیفیت سے دونوں پیروں کے اوپری حصہ کا دائیں پاؤں کا دائیں ہاتھ سے اور بائیں پاؤں کا بائیں ہاتھ سے ایک بار مسح کریں۔

(حاشیۃ المنہج للنجدی ج ۱/۶۴، المملخص الفقہی ۵۸، فتاویٰ المسح علی الخفین للعثیمین ص ۸۲)
 علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر دین عقل پر ہوتا، تو موزے کے نچلے حصہ پر مسح کرنا اس کے اوپری حصہ پر مسح کرنے سے بہتر ہوتا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ موزے کے ظاہری حصہ پر مسح کرتے تھے۔

(ابوداؤد، الطہارۃ ۱۲۲، دارقطنی ۶۹۷) صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ (دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۵۳)

❁ پٹی پر مسح:

پٹی پر مسح بغیر مدت کی تحدید کے جائز ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں نکلے ہم میں سے ایک شخص کے سر میں پتھر لگ گیا، جس کی وجہ سے سر میں زخم ہو گیا، پھر اس شخص کو احتلام ہو گیا، اس نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا کہ تم لوگ میرے لئے شریعت میں تیمم کی رخصت پاتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا، ہم تمہارے لئے کوئی رخصت نہیں پاتے، کیوں کہ تم پانی پر قادر ہو (یعنی پانی موجود ہے) اس زخمی نے غسل کیا اور مر گیا، پھر جب ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو اس کی خبر ہوئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ناحق ان لوگوں نے اس کو قتل کیا، اللہ ان کو قتل کرے، جب ان کو مسئلہ معلوم نہ تھا، تو پوچھ لینا تھا، کیوں کہ نہ جاننے کا علاج پوچھنا ہے، اس شخص کے لئے کافی تھا کہ تیمم کر لیتا اور اپنے زخم پر ایک کپڑا باندھ کر اس پر مسح کر لیتا، اور باقی سارا بدن دھو ڈالتا۔

(ابوداؤد/ الطہارۃ ۳۳۶، ابن ماجہ/ التیمم ۵۷۲) (حسن عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد/ ۶۲ ح ۳۲۵ صحیح ابن ماجہ/ ۹۳ ح ۶۶۴

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہو، تو وضو کرتے وقت پٹی پر مسح کرے اور اگر گرد کو دھو ڈالے۔

(بخاری باب مسح علی العصاب والجائز ج ۱/ ۲۲۸ ح ۱۰۱۹)

❁ پٹی پر مسح کی کیفیت:

اگر وضو کے کسی عضو میں زخم ہو، تو اس کے مندرجہ ذیل چار احوال ہیں:

پہلی حالت: زخم کھلا ہوا ہو اور اس کو دھونے سے نقصان لاحق ہونے کا کوئی اندیشہ نہ ہو، تو ایسی صورت میں زخم کو دھونا واجب ہے۔

دوسری حالت: زخم کھلا ہوا ہو، مسح سے تو نہیں لیکن دھونے سے نقصان لاحق ہونے کا اندیشہ ہو، تو ایسی صورت میں زخم کو دھونا تو نہیں لیکن اس پر ہاتھ پھیر کر مسح کرنا واجب ہے۔

تیسری حالت: زخم کھلا ہوا ہو اور دھونا اور مسح کرنا دونوں ہی زخم کے لئے نقصان دہ ہوں، (تو ایسی صورت میں زخم پر پٹی باندھ لی جائے اور اس پر مسح کر لیا جائے اور اگر اس سے عاجز رہا) تو اس کے لئے تیمم کر لے۔

چوتھی حالت: زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہو یا اس پر بلا سٹر لگا ہوا ہو، تو ایسی صورت میں اس پر ہاتھ پھیر کر مسح کر لینا کافی ہے۔

(فتاویٰ المسیح علی الخفین ص ۹۲، الفتاویٰ المستعلقة بالطب و احکام المرضی طبعہ دار الافتاء ریاض ۱/۳۱)

دارالافتاء سعودی عرب کے ایک فتویٰ میں کہا گیا ہے:

”اگر وضو کے مقامات میں سے کسی جگہ پر زخم ہو کہ اسے دھونا یا اس پر مسح کرنا ممکن نہ ہو، کیوں کہ اس سے زخم کے بڑھ جانے یا شفا یابی کے مؤخر ہو جانے کا

اندیشہ ہو، تو ایسے شخص پر تیمم واجب ہے، جو شخص زخم کی جگہ کو چھوڑ کر وضو کر لے اور نماز شروع کر دے اور دوران نماز اسے یاد آئے کہ اس نے زخم کی جگہ کے بدلے تیمم نہیں کیا، تو وہ تیمم کرے اور نماز دوبارہ شروع کرے، کیوں کہ زخم کے تیمم کے بغیر اس نے جو نماز پڑھی ہے، وہ صحیح نہیں ہے، اس کی تکبیر تحریمہ بھی صحیح نہیں ہوگی، یعنی نماز شروع کرنا ہی صحیح نہ ہوگا، کیوں کہ طہارت صحت نماز کی شرطوں میں سے ایک شرط ہے اور وضو کے مقامات میں سے کسی مقام یا اس مقام کے کسی حصہ کو ترک کر دینے سے وضو صحیح نہ ہوگا۔

”رأى النبی ﷺ رجلاً فى قدمه قدر الدرهم لم یصبه الماء فأمره بإعادة الوضوء“

نبی کریم ﷺ نے جب ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے پاؤں میں ایک درہم کے برابر جگہ خشک ہے جسے پانی نہیں پہنچا، تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ دوبارہ وضو کرے۔

(ابوداؤد/الطہارۃ ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵)

چنانچہ اگر اس عضو کو دھونے اور مسح کرنے میں دشواری ہو، تو اس کے بدلے تیمم کرنا واجب ہے، حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے عموم کا یہی تقاضا ہے:

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ (المائدہ: ۶)

ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ (دیکھئے: فتاویٰ اللجنة الدائمة ج ۵/ ۳۵۷)

✽ گردن کا مسح بدعت ہے:

بعض لوگ گردن کے مسح کو مستحب یا کم از کم سنت ضرور سمجھتے ہیں اور بڑی شدت کے ساتھ اس پر عمل کرتے ہیں، جبکہ واضح رہے یہ عمل بدعت ہے اور سراسر سنت نبوی کے خلاف ہے۔

گردن کے مسح کے قائلین جن دلائل سے استدلال کرتے ہیں وہ سبھی ضعیف یا موضوع ہیں ان میں سے کوئی چیز لائق استدلال نہیں ہے۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وضو میں گردن کے مسح کی حدیث باطل ہے اور اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے قطعاً کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔“ (المنار المنیف ۱۲۰)

علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”گردن کا مسح سنت سے ثابت نہیں ہے، بلکہ قریب تھا کہ اس کے بدعت ہونے پر امت کا اجماع ہو جائے۔“ (الروضۃ الندیۃ ۱/ ۳۵)

تیسری فصل:

غسل کے احکام و مسائل

(۱) کن حالات میں غسل واجب ہے:

مندجہ ذیل حالات میں مسلمان مرد و عورت پر غسل واجب ہو جاتا ہے:

(۱) منی کے نکلنے سے:

اگر مرد یا عورت سے بحالت بیداری نظر بازی، شہوانی خیالات یا میاں بیوی کے باہم بوس و کنار ہونے کی وجہ سے جوش و لذت کے ساتھ منی کا خروج ہو، تو ان دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

”جب دیکھو کہ مدی کا خروج ہوا ہے تو اپنے آلہ تناسل کو دھولو اور اس طرح وضو کرو جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہو اور اگر پانی جوش کے ساتھ نکلے تو غسل کرو۔“

(نسائی/الطہارۃ ۱۹۳، ابوداؤد ۲۰۶۰ صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح النسائی ۱/۶۹

اور اگر بیماری یا قوت باہ کی کمزوری کی وجہ سے بحالت بیداری بغیر لذت

و جوش کے منی کا خروج ہو، تو اس سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

واضح رہے کہ مرد کی منی سفید گاڑھی اور عورت کی منی زرد پتلی ہوتی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بیشک مرد کا پانی (منی) گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی (منی) پتلا زرد ہوتا ہے۔“ (مسلم ۳۱۱)

اور اگر بحالت نیند منی کا خروج ہو جسے احتلام کہا جاتا ہے، تو اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے گرچہ لذت محسوس نہ کرے۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”پانی (منی) کے نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔“ (مسلم ۳۴۳)

ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ یقیناً اللہ حق سے نہیں شرمتا، کیا عورت پر غسل ہے جب اس کو احتلام ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“، لیکن جب پانی (منی کا نشان) دیکھے.... آخر تک

(بخاری ۲۸۲، مسلم ۳۱۳)

چنانچہ عورت یا مرد نیند سے بیدار ہو کر منی کا نشان دیکھیں، تو ان پر غسل واجب ہے، گرچہ خواب یا دنہ ہو اور اگر خواب تو یاد ہو، لیکن منی کا نشان نہ پائیں تو غسل واجب نہیں ہے۔

(۲) آلہ تناسل کا شرمگاہ میں داخل کرنا:

اگر شوہر اپنے آلہ تناسل کو بیوی کی شرمگاہ میں داخل کرے تو اس سے مرد و عورت جنبی ہو جاتے ہیں اور ان پر غسل واجب ہو جاتا ہے گرچہ منی نہ نکلے۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے، تو اس پر غسل واجب ہو گیا گرچہ منی نہ نکلے۔“ (بخاری ۲۹۱، مسلم ۳۴۸)

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب مرد عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور اس کا محل ختنہ عورت کے محل ختنہ کے ساتھ مس کرے (یعنی مرد کا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔“ (مسلم ۳۴۹)

(۳) کافر کا مسلمان ہو جانا:

اس مسئلہ میں اہل علم کے دو اقوال ہیں:

پہلا قول: اسلام میں داخل ہونے پر غسل واجب ہے۔

قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کر لیں۔

(ابوداؤد/الطہارۃ ۳۵۵،، ترمذی ۶۰۵) صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح

النسائی ۱/۶۷، امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے)

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ثمامہ بن اثال نے اسلام قبول کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: کہ ان کو فلاں کے باغیچے میں لے جاؤ اور کہو کہ غسل کریں۔ (مسند احمد ۲/۴۸۳)

مذکورہ بالا دلائل سے استدلال کرتے ہوئے اہل علم کی ایک جماعت نے کہا کہ دخول اسلام پر غسل واجب ہے۔

دوسرا قول: دخول اسلام پر غسل واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے اسلام میں داخل ہونے والے ہر شخص کو غسل کا حکم دیا ہو، کیوں کہ اگر غسل اسلام واجب ہوتا تو آپ ﷺ اسلام میں داخل ہونے والے ہر شخص کو غسل کا حکم دیتے، اس سے معلوم ہوا کہ غسل اسلام واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

دلائل کی روشنی میں دوسرے قول کا رائج ہونا ظاہر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(۴) مسلمان کی موت:

شہید کے علاوہ ہر مسلمان میت کو غسل دینا واجب ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس صحابی کے بارے میں فرمایا جو میدان عرفات میں اپنی سواری سے گر کر وفات پا

گئے تھے ”۲ سے پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں کفن دو۔“ (بخاری ۱۲۶۵، مسلم ۱۲۰۶)

ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم آپ کی بیٹی (زینب رضی اللہ عنہا) کو غسل دے رہیں تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”تین بار، پانچ بار، سات بار اور اگر تم مناسب سمجھو، تو اس سے بھی زیادہ بار غسل دو۔“ (بخاری ۱۲۵۳، مسلم ۹۳۹)

(۵) حیض کے بعد:

عورت کو حیض کے بعد پاکی کا غسل کرنا چاہیے، جیسا کہ نبی ﷺ نے فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کے جواب میں فرمایا:..... کہ تم اتنے دنوں تک نماز چھوڑ دیا کرو جتنے دنوں تم پہلے حائضہ ہوتی تھی، پھر جب حیض کی یہ مدت ختم ہو جائے تو غسل کرو اور نماز پڑھو۔ (بخاری ۳۲۵، مسلم ۳۳۳)

(۶) نفاس کے بعد:

وہ خون جو بچہ کی پیدائش پر جاری ہوتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں اس کے ختم ہونے پر عورت پر غسل واجب ہے۔

علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”علماء کا اتفاق ہے کہ جس

طرح حیض سے غسل واجب ہو جاتا ہے، اسی طرح نفاس سے بھی غسل واجب ہو جاتا ہے۔“ (الشرح لممتع ۱/۲۸۸)

(۲) بحالت جنابت کون سے کام حرام ہیں:

جنابت سے مراد وہ ناپاکی ہے، جو احتلام یا بیوی سے ہم بستری کرنے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے، چنانچہ بحالت جنابت مندرجہ ذیل کام حرام ہیں:

(۱) نماز:

دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا.....﴾ (النساء: ۴۳)

اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو، تو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو اور جنابت کی حالت میں، جب تک کہ غسل نہ کرو، ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے۔

(۲) خانہ کعبہ کا طواف:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خانہ کعبہ کا طواف نماز ہے مگر یہ کہ اللہ نے اس میں گفتگو کو جائز کر دیا ہے۔“

(نسائی ۲۹۲۲، ترمذی ۹۶۰، مستدرک حاکم ۱/۶۳۰) صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ (دیکھئے: ارواء الغلیل ۱/۱۵۴، صحیح النسائی ۲/۳۲۰، صحیح الترمذی ۴۹۲)

(۳) قرآن کریم کا چھونا اور اس کا پڑھنا:

بحالت جنابت قرآن کریم کا چھونا یا زبانی پڑھنا جائز نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن کو نہ چھوئے مگر پاک آدمی۔

(موطا امام مالک (صحیح) دیکھئے: ارواء الغلیل ۱/۱۵۸)

علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جنبی کے لئے غسل کئے بغیر قرآن مجید سے دیکھ کر یا زبانی تلاوت کرنا جائز نہیں، کیوں کہ نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ: ”جنابت کے سوا اور کوئی چیز آپ ﷺ کو قرآن مجید کی تلاوت سے نہیں روکتی تھی“۔

ہاں البتہ جنبی کے لئے قرآن مجید کے سننے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ اس کے لئے یہ مستحب ہے، کیوں کہ اس میں بہت فائدہ ہے۔ البتہ وہ قرآن مجید کو ہاتھ لگا سکتا نہ دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔“ (فتاویٰ اسلامیہ ۱/۲۲۲)

(۴) مسجد میں ٹھہرنا:

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان گھروں کو مسجد سے پھیر لو، کیوں کہ میں مسجد کو حائضہ یا جنبی کے لئے حلال قرار نہیں دیتا۔

(ابوداؤد ۲۳۲۲، اس روایت کو ابن خزیمہ نے صحیح اور ابن القطان نے حسن قرار دیا ہے، دیکھئے: تلخیص الحییر ۱/۱۴۰)

لیکن ضرورت کے تحت مسجد میں ٹھہرے بغیر صرف گزر جانے میں کوئی حرج

نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا﴾ کا ایک مفہوم مفسرین نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ تم بحالت جنابت مسجد میں نماز کے لئے نہ جاؤ الا یہ کہ مسجد کے اندر سے گزرنے کی ضرورت پڑے تو گزر سکتے ہو۔ (تفسیر القرطبی ۳/۱۴۶)

(۳) کن کاموں کے لئے غسل مستحب ہے:

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے غسل مستحب ہے:

(۱) جمعہ کے دن کا غسل:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی نماز جمعہ کے لئے آئے تو اسے غسل کرنا چاہئے۔ (بخاری ۸۷۷، مسلم ۸۴۴)

(۲) احرام کا غسل:

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کے لئے اپنے کپڑے اتارے اور غسل کیا۔

(ترمذی/الحج ۸۳۰، حسن عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: ارواء الغلیل ج ۱/۸۷۸ ح ۱۴۹

(۳) مکہ میں داخل ہونے کا غسل:

نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب حرم کے قریب پہنچتے تو تلبیہ بند کر دیتے، پھر ذی طوی میں رات گزارتے، وہاں صبح کی

نماز پڑھتے اور غسل کرتے اور بتاتے کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کیا کرتے تھے۔
(بخاری ۱۵۷۳، مسلم ۱۲۵۹/۲۲۷)

(۴) عرفہ کے دن کا غسل:

نافع بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما احرام باندھنے سے پہلے اپنے احرام کے لئے، مکہ میں داخل ہونے کے لئے اور عرفات میں ٹھہرنے کے لئے عرفہ کی شام میں (ظہر کے بعد) غسل کیا کرتے تھے۔ (موطا امام مالک/الحج ۳)
علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جمعہ، عرفہ، عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن غسل کرنا چاہئے۔

(بیہقی ۲۷۸/۳ صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: ارواء الغلیل ج ۱/۱۷۶

(۵) ہر جماع کے بعد غسل کرنا:

رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے ہر ایک کے پاس غسل کرتے تھے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ سب سے فارغ ہو کر ایک بار غسل کیوں نہ کر لیتے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (یعنی ہر جماع کے بعد غسل کر لینا) زیادہ پاکیزہ اور بہتر ہے۔

(ابوداؤد الطہارۃ ۲۱۹، حسن عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۴۳/۲۰۳ ح

(۶) میت کو غسل دینے والا غسل کرے:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص مردے کو غسل دے اسے چاہئے کہ وہ خود بھی غسل کرے اور جو اس کو اٹھائے وہ وضو کرے۔

(ابوداؤد، الجنازہ ۳۱۶۱، ترمذی ۹۹۴ (صحیح عند اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۲/۶۰۹)
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ”ہم میت کو غسل دیا کرتے تھے، پھر ہم میں سے کوئی غسل کر لیتا تھا اور کوئی نہیں کرتا تھا۔“
(احکام الجنازہ لالبانی ص ۹۷)

معلوم ہوا کہ غسل میت کے بعد خود غسل کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔
(۷) مشرک کو دفن کرنے کے بعد غسل کرنا:

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (کہ جب ابوطالب کا انتقال ہوا) تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ کا بوڑھا گمراہ چچا فوت ہو گیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اپنے باپ کو دفن کرو، پھر میرے پاس آنے تک کوئی کام نہ کرنا، علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں دفن کر حاضر ہوا، آپ نے مجھے غسل کرنے کا حکم دیا، میں نے غسل کیا، آپ ﷺ نے میرے حق میں دعا فرمائی۔
(ابوداؤد/ الجنازہ ۳۲۱۴، نسائی ۱۹۰ (صحیح عند اللہ) دیکھئے: صحیح النسائی ح ۱۸۴)
(۸) بے ہوشی کے بعد غسل کرنا:

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے، آپ نے دریافت فرمایا: کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں، ہم نے عرض کیا، نہیں، اے اللہ کے

رسول ﷺ اوہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے لگن میں پانی رکھ دو، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے ایسا ہی کیا، پس آپ ﷺ نے غسل فرمایا، پھر کھڑے ہونا چاہا مگر غشی طاری ہوگئی جب ہوش آیا تو پھر فرمایا: لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے لگن میں پانی رکھ دو، ہم نے ایسا ہی کیا، پس آپ نے غسل فرمایا، پھر کھڑے ہونا چاہا، لیکن بے ہوشی طاری ہوگئی، پھر جب افاقہ ہوا، تو فرمایا: کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں، ہم نے عرض کیا نہیں، اے اللہ کے رسول، وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، فرمایا: میرے لئے لگن میں پانی رکھ دو، پس آپ اٹھ بیٹھے اور غسل کیا، پھر کھڑا ہونا چاہا مگر بے ہوشی طاری ہوگئی، افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، اور لوگ مسجد میں رسول اللہ ﷺ کا عشاء کی نماز میں انتظار کر رہے تھے، بالآخر آپ نے ابو بکر کو کہلا بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (بخاری ۶۸۷، مسلم ۴۱۸)

آپ ﷺ نے تین بار غسل فرمایا حالانکہ آپ بیماری سے بوجھل تھے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ بے ہوشی کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ (نیل الاوطار ۱/۳۳۵)

(۹) استخاضہ والی عورت کا ہر نماز کے لئے یاد و نمازوں کو اکٹھی پڑھنے کے لئے غسل کرنا:

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے زمانہ میں استحاضہ سے دوچار ہوئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم دیا۔

(ابوداؤد/الطہارۃ ۲۹۲ صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد/۵۸ ج ۲/۲۷۴
اور جب حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے بکثرت مسلسل خون استحاضہ آتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:..... میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں، ان دونوں میں سے جس پر چاہو عمل کرلو، وہ تمہارے لئے کافی ہوگا اور اگر دونوں پر عمل کرلو تو تمہاری مرضی،..... پھر آپ ﷺ نے حدیث کے آخر میں فرمایا: اور اگر تم یہ کر سکتی ہو کہ نماز ظہر کو مؤخر کرو اور عصر میں جلدی کرو اور غسل کر کے ان دونوں نمازوں کو اکٹھی پڑھ لو اور مغرب کو مؤخر کرو اور نماز عشاء کو جلدی کرو اور غسل کر کے ان دونوں نمازوں کو اکٹھی پڑھ لو اور نماز فجر کے لئے ایک غسل کرو، اگر یہ کر سکتی ہو تو ایسا کر لو اور روزے بھی رکھو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دوسری بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

(ابوداؤد/الطہارۃ ۲۸۷ حسن عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد/۵۶ ج ۲/۲۶۷

(۱۰) دخول اسلام کا غسل:

ان لوگوں کی رائے کے مطابق جنہوں نے دخول اسلام پر غسل کو مستحب کہا ہے۔

(۱۱) عیدین کے دن کا غسل:

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”غسل عیدین کے مستحب ہونے پر سب سے اچھی دلیل (سنن بیہقی ۲۷۸/۳) کی روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جمعہ، عرفہ، عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن غسل کرنا چاہئے۔“ (ارواء الغلیل ۱/۱۷۶)

(۴) غسل کا شرعی معنی:

مخصوص طریقہ سے پورے بدن پر پاک اور جائز پانی کے استعمال کو غسل کہا جاتا ہے۔ (منتہی الارادات ۱/۷۸)

(۵) شرائط غسل:

(۱) اسلام (۲) عقل (۳) تمیز (۴) پانی کا پاک ہونا (۵) پانی کا جائز ہونا (۶) چمڑے تک پانی پہنچنے سے مانع چیز کا زائل کرنا (۷) موجب غسل کا ختم ہونا۔ (منار السبیل ۱/۵۷)

(۶) ارکان غسل:

(۱) نیت:

چوں کہ نیت دل کے عزم کو کہتے ہیں اس لئے غسل کرنے والا غسل شروع کرتے وقت دل میں حدث اکبر (بڑی ناپاکی) سے پاکی کی نیت کرے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اعمال کا دار و مدار نیتوں ہی پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت ہی کا پھل ملے گا۔

(۲) بدن کے ہر حصہ پر پانی پہنچانا:

غسل کرنے والا بدن کے ہر حصہ تک پانی پہنچائے، جس حصہ کا ملنا ممکن ہو اسے ملے اور جس پر پانی بہا سکے اس پر پانی بہائے یہاں تک کہ اسے غالب گمان ہو جائے کہ بدن کے ہر حصہ تک پانی پہنچ گیا ہے۔

(۳) بالوں کا خلال کرنا:

سر کے بالوں کا خلال کیا جائے تاکہ جڑ تک پانی پہنچ جائے۔

(۷) مسنونات غسل:

(۱) بسم اللہ پڑھنا، بعض کے نزدیک یاد ہونے کی صورت میں واجب ہے اور بھول جانے کی صورت میں ساقط ہو جاتا ہے (۲) ہاتھ کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے تین مرتبہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھونا (۳) جسم پر پانی بہانے سے پہلے شرمگاہ دھونا اور گندگی کو زائل کرنا (۴) جسم دھونے سے پہلے اعضاء وضو کو دھونا (یعنی نماز کی طرح مکمل وضو کرنا)

(۸) مکروہات غسل:

(۱) ایک یا اس سے زائد سنتوں کا چھوڑ دینا (۲) پانی کے استعمال میں فضول خرچی کرنا (۳) گندی جگہ پر غسل کرنا کہ گندگی کے جسم پر آنے کا اندیشہ ہو

(۴) دیوار وغیرہ کے پردہ کے بغیر غسل کرنا (۵) ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنا جو بہتانہ ہو۔

(۹) غسل جنابت کا مسنون طریقہ:

ہم ذیل میں فرائض و واجبات اور سنن و مستحبات پر مشتمل غسل کا مکمل طریقہ پیش کرتے ہیں۔

(۱) غسل کرنے والا سب سے پہلے دل میں غسل کی نیت کرے۔
کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی چیز حاصل ہوتی ہے جس کی وہ نیت کرے۔“ (بخاری، باب بدء الوجہ ۱)
(۲) غسل شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے۔ (جیسا کہ وضو کے بیان میں گزر چکا ہے)

(۳) پھر تین مرتبہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھلے۔ (بخاری ۲۵۷، مسلم ۳۱۶)
(۴) بائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو دھلے اور ہم بستری کی وجہ سے شرمگاہ اور اس کے گرد جو گندگی لگی ہو اسے زائل کرے۔ (بخاری ۲۴۹، مسلم ۳۱۷)
(۵) پھر بائیں ہاتھ جس سے شرمگاہ کو دھویا تھا مٹی سے اچھی طرح صاف کرے۔ (بخاری ۲۶۶، مسلم ۳۱۷)
(۶) پھر نماز کی طرح مکمل وضو کرے۔ (بخاری ۲۴۸، مسلم ۳۱۶)

اور اگر چاہے تو نماز کی طرح وضو کرے لیکن اپنے دونوں پیروں کو نہ دھلے یہاں تک کہ غسل کے آخر میں دھلے، جیسا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے اس کا پتہ چلتا ہے۔ (بخاری ۲۴۹)

(۸) انگلیوں کو پانی سے تر کر کے داڑھی کے بالوں کی جڑوں کا خلال کرے۔ (بخاری ۲۴۸، مسلم ۳۱۶)

پھر اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالے اور اسے بالوں کی جڑوں تک پہنچائے۔ (بخاری ۲۴۸، مسلم ۳۱۶)

پہلے اپنے سر کے دائیں حصہ پر پھر بائیں اور پھر سر کے بیچ میں پانی ڈالے۔ (بخاری ۲۵۸، مسلم ۳۱۸)

(۹) پھر پورے بدن پر پانی بہائے۔ (بخاری ۲۴۸، مسلم ۳۱۶)

جسم کو خوب اچھی طرح دونوں ہاتھوں سے ملے تاکہ جسم کا کوئی حصہ خشک باقی نہ رہے۔

اور دونوں، بغلوں، ران کی جڑوں اور جسم کے جوڑوں پر خاص دھیان دے کہ کہیں وہ خشک نہ رہ جائیں۔

جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ کرتے تو سب سے پہلے اپنی دونوں ہتھیلیاں دھلتے، پھر جوڑوں کو دھوتے۔ (صحیح ابوداؤد دلائل البانی ج ۱/ ۴۸)

(۱۰) پھر اپنی جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے اگر وضو کرتے وقت پاؤں نہ دھلے ہوں۔ (بخاری ۲۴۹، مسلم ۳۱۷)

مذکورہ بالا توضیح کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ غسل کی دو قسمیں ہیں:

(۱) غسل کامل (۲) کفایت کرنے والا غسل

غسل کامل وہ ہے جس میں تمام تر واجبات و سنن کا التزام کیا گیا ہو۔

اور کفایت کرنے والا غسل وہ ہے جو صرف واجبات کی ادائیگی پر مشتمل ہو۔

حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”غسل کرنے والا اگر پورے بدن پر پانی بہا لے اور وضو نہ کرے تو اس نے ذمہ داری نبھادی، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر غسل فرض کیا ہے، البتہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں غسل سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے۔“ (الاستذکار ۲۶۰/۱)

✽ بھول کر ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھ لینا:

”جو شخص بھول کر بلا وضو یا بحالت جنابت نماز پڑھ لے اور اسے بحالت نماز یا نماز کے بعد یاد آئے تو اس کی یہ نماز شروع سے باطل ہے، اسے چاہئے کہ وضو یا غسل کرے اور دوبارہ نماز پڑھے، کیوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”لا تقبل صلاة بغیر طہور“ (مسلم ۲۲۴)

اللہ کوئی بھی نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں کرتا ہے۔ (فقہ العبادات للعثمینی ۱۴۸)

چوتھی فصل:

تیمم کے احکام و مسائل

(۱) تیمم کی مشروعیت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿..... وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا﴾
(النساء: ۴۳)

”..... اور اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے، تو تم پاک مٹی سے تیمم کر لو، اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو، بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا ہوئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں، ایک ماہ کی مسافت تک رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے، میرے لئے تمام روئے

زمین کو مسجد اور پاک بنادیا گیا ہے، لہذا میری امت میں سے جس شخص پر بھی نماز کا وقت آجائے وہ وہیں نماز پڑھ لے.....“ (بخاری ۳۳۵، مسلم ۵۲۱)

ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے گرچہ دس برس پانی نہ پائے۔“

(ابوداؤد/الطہارۃ ۳۳۲، ترمذی ۱۲۴، نسائی ۳۲۳) صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ (دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۱/۶۷ ح ۳۲۱)

(۲) تیمم کب جائز ہے؟

(۱) جب پانی نہ ملے:

بہت زیادہ ڈھونڈھنے پر بھی اگر پانی نہ ملے یا پانی کے حاصل کرنے میں جان کا ڈر ہو یا پانی کی جگہ تک پہنچنے میں نماز کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو، تو ایسی صورت میں بندہ مسلم کے لئے تیمم جائز ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿..... فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُورًا غَفُورًا﴾ (النساء: ۴۳)

اور تمہیں پانی نہ ملے، تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو، اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو، بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

”اگر راستہ میں کوئی درندہ، دشمن، آگ یا چور ہو جو پانی کے حصول میں رکاوٹ ہو..... یا پانی کے پاس اوباش قسم کے لوگ ہوں جن سے عورت اپنی

عزت کا ڈر محسوس کرتی ہو، تو یہ لوگ پانی نہ پانے والے کے حکم میں ہیں اور ان کے لئے تیمم جائز ہے۔ (شرح العمدۃ ۱/۴۳۰، المغنی ۱/۳۱۵)

(ب) جب سخت ٹھنڈک ہو:

موسم سرما میں پانی سخت ٹھنڈا ہو اور اس کے استعمال سے نقصان لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں تیمم جائز ہے۔

عمر بن عاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل کے موقع پر ایک سردرات میں مجھے احتلام ہو گیا، مجھے ڈر لاحق ہوا کہ اگر غسل کروں گا (تو ٹھنڈک کی شدت کی وجہ سے) مرجاؤں گا، میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی، جب ہم مدینہ آئے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عمرو! تو نے اپنے ساتھیوں کو بحالت جنابت نماز پڑھا دی؟ تو میں نے آپ ﷺ سے غسل نہ کرنے کا سبب بیان کیا اور کہا: میں نے اللہ عز وجل کے اس فرمان کو سنا ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ (النساء: ۲۹)

اور تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنسنے لگے اور آپ نے کچھ نہ کہا۔

(ابوداؤد، الطہارۃ ۳۳۴ صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۶۸/۱ ح ۳۲۳، حافظ

ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث کی سند قوی ہے، دیکھئے: فتح الباری ج ۱/۵۴۱)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”تیمم اس شخص کے حق میں جائز ہے جو ٹھنڈک یا کسی اور وجہ سے پانی کے استعمال سے موت کا ڈر محسوس کرتا ہو۔“
(فتح الباری ۱/۵۴۱)

(ج) بیماری یا زخم ہو:

اگر پانی کے استعمال سے بیماری کے بڑھ جانے یا زخم کے ٹھیک ہونے میں تاخیر کا اندیشہ ہو، تو ایسی صورت میں تیمم جائز ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿..... وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا﴾ (النساء: ۴۳)

”..... اور اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے، تو تم پاک مٹی سے تیمم کر لو، اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو، بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں نکلے ہم میں سے ایک شخص کے سر پر پتھر لگ گیا اور اس نے سر میں زخم کر ڈالا، پھر اس شخص کو احتلام ہو گیا، اس نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا، کیا تم لوگ میرے لئے شریعت میں تیمم کی رخصت پاتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا: ہم تمہارے لئے کوئی

رخصت نہیں پاتے، کیوں کہ تم پانی پر قادر ہو، (یعنی پانی موجود ہے) اس زخمی نے غسل کیا اور مر گیا، پھر ہم لوگ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں نے (ناحق) اس کو قتل کیا، اللہ ان کو قتل کرے جب ان کو مسئلہ معلوم نہ تھا تو پوچھ لینا تھا کیوں کہ نہ جاننے کا علاج پوچھنا ہے اس شخص کے لئے کافی تھا کہ تیمم کر لیتا.....

(ابوداؤد/ الطہارۃ ۳۳۶ حسن عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد/ ۱۰۱)

(د) سخت پیاس ہو یا شدت پیاس کی وجہ سے جان کا ڈر ہو:
اگر پانی تھوڑی مقدار میں موجود ہو لیکن اس بات کا ڈر ہو کہ اگر اس پانی سے وضو کرے تو پیاسا رہ جائے گا یا شدت پیاس سے مر جائے گا تو ایسی صورت میں پانی کو روک لے اور تیمم کرے۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”بعض صحابہ کرام ؓ پینے کے لئے پانی بچا کر رکھتے اور تیمم کر لیتے۔“ (مسائل امام احمد/ ۱۳)

اسی طرح اگر اپنے ساتھی یا کسی شخص یا کسی درندہ کو شدت پیاس سے مرتا ہوا دیکھے تو اسے پانی پلا دے اور تیمم کر کے نماز پڑھے۔

(۳) تیمم کا طریقہ:

(۱) دل میں تیمم کی نیت کریں، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اعمال کا

دار و مدار نیتوں ہی پر ہے، چوں کہ نیت دل کے ارادہ کا نام ہے اس لئے زبان سے نیت کرنا جائز نہیں ہے، نیز یہ کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے اس کا ثبوت نہیں ہے، نیز اللہ دل کے ہر ارادہ سے واقف ہے۔

(۲) تیمم کے شروع میں ”بِسْمِ اللّٰهِ“ کہیں۔ (ابوداؤد ۱۰۱۰، ابن ماجہ ۳۹۸)

(۳) اپنی دونوں ہتھیلیوں کو پاک مٹی پر ایک بار ماریں، پھر کلائی تک دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر پھیر لیں اور چہرہ پر بھی ایک بار پھیر لیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِنْهُ﴾ (المائدہ: ۶)

اور تمھیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو، پھر اسے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر مل لو۔

عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک مہم پر روانہ فرمایا، میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہ مل سکا تو میں (طہارت حاصل کرنے کے لئے) زمین پر اس طرح لوٹ گیا جس طرح چوپایہ لوٹتا ہے، پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کا تذکرہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لئے اتنا کافی تھا کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح کرتے۔“

اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک بار زمین پر مارا اور ان پر پھونک ماردی، پھر انھیں اپنے چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں پر پھیر لیا۔

(بخاری ۳۳۸، مسلم ۳۶۸، ابوداؤد ۳۲۱)

(۴) جنابت کی حالت میں تیمم:

جس طرح وضو کے بدلہ تیمم جائز ہے اسی طرح پانی نہ ملنے یا اس کے استعمال سے عاجزی کی صورت میں غسل جنابت کے بدلہ بھی تیمم جائز ہے۔

عمران رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جب نماز سے پھرے تو اچانک آپ کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو لوگوں سے الگ بیٹھے ہوئے تھے اور انھوں نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا اے فلاں! لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ انھوں نے کہا: مجھے جنابت لاحق ہوئی اور پانی نہ مل سکا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر مٹی (سے تیمم کرنا) لازم ہے، پس وہ تمہارے لئے کافی ہے۔ (بخاری ۳۴۴، مسلم ۶۸۳)

(۵) تیمم کو توڑ دینے والی چیزیں:

(۱) جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، انھیں چیزوں سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ کیوں کہ تیمم وضو کے قائم مقام ہے، لہذا جن چیزوں سے وضو ٹوٹے گا، انہیں چیزوں سے تیمم بھی ٹوٹ جائے گا، مثلاً کسی نے چھوٹی ناپاکی کی صورت میں تیمم کیا، پھر اس نے پیشاب کیا یا وضو کو توڑ دینے والی کوئی چیز اسے لاحق ہوئی تو اس کا تیمم باطل ہو گیا۔

(۲) اگر پانی کی عدم موجودگی کی بنا پر تیمم کر لیا تو پانی مل جانے کی صورت میں تیمم ٹوٹ جائے گا۔

جیسا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے گرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے، تو اس کو اپنے چمڑے سے لگائے یہ اس کے حق میں بہتر ہے۔“
 (ابوداؤد/ الطہارۃ ۳۳۲، ترمذی ۱۲۴، نسائی ۳۲۳ صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے:
 صحیح ابوداؤد/ ۶۷ ح ۳۲۱

(۳) اگر پانی کے استعمال سے عاجزی کی صورت میں تیمم کیا ہو تو عاجزی کے زائل ہو جانے اور پانی کے استعمال پر قادر ہو جانے سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ (المخلص الفقہی للفوزان ۷۲)

(۶) وہ شخص جو پانی اور مٹی دونوں نہ پائے:

جو شخص کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی اور مٹی دونوں نہ پائے تو وہ بغیر وضو اور بغیر تیمم کے نماز پڑھے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اپنی (ہمشیرہ) اسماء رضی اللہ عنہا سے ہار متنگی لیا اور وہ کہیں گر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو تلاش کرنے کے لئے بھیجا، ہار تو مل گیا لیکن اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا، اس لئے انھوں نے بلا وضو نماز پڑھ لی، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ

سے شکایت کی، تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی۔

(بخاری ۳۳۶، مسلم ۳۶۷)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”اس حدیث میں دلیل ہے کہ اس شخص پر نماز واجب ہے جو پانی اور مٹی دونوں نہ پائے، کیوں کہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پانی نہ پانے کی صورت میں بھی نماز کو واجب سمجھ کر اس کی ادائیگی کی اور اگر ایسے وقت میں بلا وضو نماز پڑھنا منوع ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس عمل پر نکیر کرتے۔“

(فتح الباری ج ۱/۵۲۳)

(۷) ہر نماز کے لئے تیمم:

بعض فقہاء کا خیال ہے کہ ہر نماز کے لئے تیمم ضروری ہے، کیوں کہ ان کے نزدیک نماز کا وقت ختم ہو جانے سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے، لیکن یہ قول محل نظر ہے۔ صحیح یہ ہے کہ وقت کے نکلنے سے تیمم نہیں ٹوٹتا ہے بلکہ ایک تیمم سے کئی نمازیں جائز ہیں جب تک کہ تیمم کو توڑ دینے والی کوئی چیز لاحق نہ ہو، مثلاً اگر کسی نے نماز ظہر کے لئے تیمم کیا تو عصر و مغرب اور عشاء وغیرہ بھی پڑھ سکتا ہے جب تک کہ اپنے تیمم پر برقرار رہے، ہر نماز کے لئے تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”درست بات یہ ہے کہ تیمم نماز کا وقت ختم ہو جانے سے باطل نہیں ہوتا ہے، اگر آپ نے نماز فجر کے لئے تیمم کیا اور عشاء تک اپنی طہارت پر باقی رہے تو آپ کا تیمم صحیح ہے۔“ (الشرح لمصحح ۱/۳۴۰)

(۸) تیمم سے نماز پڑھ لینے کے بعد پانی مل جانا:

اگر تیمم سے نماز پڑھ لینے کے بعد پانی مل جائے یا اس کے استعمال پر قدرت حاصل ہو جائے تو نماز دھرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ابوسعید خدری رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی سفر پر نکلے، نماز کا وقت ہو گیا اور ان دونوں کے پاس پانی نہ تھا، ان دونوں نے پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی، پھر نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پانی مل گیا تو ان میں سے ایک نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھی اور دوسرے نے دوبارہ نماز نہ پڑھی، پھر دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اس معاملہ کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: جس نے دوبارہ نماز نہ پڑھی تھی، تو نے سنت کو پالیا اور تمہاری پہلی نماز تمہارے لئے کافی ہو گئی اور جس نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھی تھی اس سے فرمایا: تجھے دو ہر اثواب ہے۔

(ابوداؤد/ الطہارۃ ۳۳۸، نسائی ۴۳۱) صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ج ۱/ ۶۹ ح ۳۲۷

(۹) تیمم کے لئے اپنے ہاتھوں کو مٹی پر دوبار مارنا:

بعض اہل علم کی رائے ہے کہ تیمم کے لئے اپنے ہاتھوں کو مٹی پر دوبار مارا جائے اور کہنیوں تک تیمم کیا جائے۔

ان کا مستدل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تیمم کے لئے اپنے ہاتھوں کو مٹی پر دو بار مارنا ہے ایک بار چہرے کے لئے اور دوسری بار دونوں ہاتھوں کے لئے کہنیوں تک۔“

(دارقطنی ۶۸۵، المعجم الکبیر ۱۲/۳۶۷، مستدرک حاکم ۱/۲۸۷)

علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: ”تیمم کے لئے اپنے ہاتھوں کو مٹی پر دو بار مارنے والی روایتیں ضعیف ہیں۔“ (المغنی ۱/۳۲۲)

حافظ ابن المنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”رہا مسئلہ ان تینوں روایتوں کا جن سے لوگوں نے تیمم کے دو ضربہ ہونے پر استدلال کیا ہے، تو ان سبھی روایات میں علت اور خرابی ہے، ان میں سے کسی سے بھی دلیل پکڑنا جائز نہیں ہے۔“ (الأوسط ۲/۵۳)

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے کہ آپ نے تیمم کے لئے اپنے ہاتھوں کو دو بار مٹی پر مارا ہو اور کہنیوں تک تیمم کیا ہو۔“ (زاد المعاد ۱/۲۰۰)

پانچویں فصل:

بعض نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کا مسنون طریقہ

جس طرح نماز کے لئے حدث اصغر واکبر سے پاکی ضروری ہے، اسی طرح کپڑے اور نماز کی جگہ کا ہر نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے، ذیل میں ہم بعض نجاستوں اور ان کو پاک کرنے کا مسنون طریقہ ذکر کرتے ہیں۔

✽ آدمی کا پیشاب:

آدمی کا پیشاب ناپاک ہے، اگر کپڑے میں لگ جائے، تو اس کو دھل کر زائل کیا جائے، کیونکہ نبی ﷺ نے اس شخص کی بابت فرمایا جسے قبر میں عذاب دیا گیا: ”وہ اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے پر ہیز نہیں کرتا تھا۔“
(بخاری/ الوضوء ۲۱۶، مسلم/ الطہارۃ ۲۹۲)

✽ بچے کا پیشاب:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

بچے کے پیشاب پر چھینٹا مارا جاتا ہے اور بچی کے پیشاب کو دھلا جاتا ہے۔
(ابوداؤد/ الطہارۃ ۳۷۶) (صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: ارواء الغلیل ۱/ ۱۸۸ ح ۱۶۶)
نیز آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک کہ وہ دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں، جب

کھانا کھانے لگیں، تو ان دونوں کے پیشاب کو دھلا جائے گا۔

(ابوداؤد ۳۷۸۷ صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۱/۷۱ ج ۳۶۳

ام قیس رضی اللہ عنہا اپنے چھوٹے (شیر خوار) بچے کو جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا، رسول اللہ ﷺ کے پاس لائیں اور آپ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا، بچے نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا، تو آپ ﷺ نے پانی منگوا کر کپڑے پر چھینٹے مارے اور اسے دھویا نہیں۔

(بخاری/الوضوء ۲۲۳، مسلم/الطہارۃ ۲۸۷)

لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا (جو ابھی شیر خوار ہی تھے) میں نے عرض کیا کوئی اور کپڑا پہن لیں اور تہ بند مجھے دیں، تاکہ اسے دھو دوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔

(ابوداؤد/الطہارۃ ۳۷۵، ابن ماجہ ۵۲۲) حسن صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح

ابوداؤد ج ۱/۷۵ ج ۳۶۱

✽ ماکول اللحم جانور کا پیشاب:

جن جانوروں کے گوشت کھائے جاتے ہیں، ان کے پیشاب اور گوبر پاک ہیں، مثلاً اونٹ، گائے، بکری وغیرہ، کیوں کہ نبی ﷺ نے قبیلہ عرینہ کے لوگوں

کو صدقہ کے اونٹوں کے پیشاب اور دودھ کے پینے کا حکم دیا تھا۔
(بخاری/الوضوء ۲۳۳، مسلم/القسمہ ۱۶۷)

نیز یہ بھی ثابت ہے کہ نبی ﷺ مسجد کی تعمیر سے پہلے بکریوں کے باڑے میں نماز ادا فرماتے تھے۔ (بخاری/الوضوء ۲۳۴، المسلم/المساجد ۵۲)
اور جب ایک صحابی نے سوال کیا: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھوں، تو آپ ﷺ نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا: ”ہاں“۔
(مسلم/الحیض ۳۰۶)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے:

”بلاشبہ پیتے وقت یہ پیشاب منہ، ہاتھ، کپڑے اور برتن وغیرہ کو لگتے رہے ہوں گے، لیکن آپ ﷺ نے نماز کے لئے منہ، ہاتھ اور کپڑے کو دھلنے کا حکم نہیں دیا، اگر یہ پیشاب ناپاک ہوتا، تو آپ ﷺ دھلنے کا حکم ضرور دیتے، چنانچہ یہ دلیل ہے کہ ماکول اللحم کا پیشاب پاک ہے۔

آپ ﷺ نے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی اجازت دی اور نماز کی جگہ، کپڑا وغیرہ بچھانے کی کوئی شرط نہ لگائی، جس سے پیشاب کے لگنے سے بچا جاسکے، یہ ماکول اللحم کے پیشاب کے پاک ہونے کی واضح دلیل ہے۔ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۲/۵۵۸-۵۷۲)

✽ غیر ماکول اللحم کا پیشاب:

جن جانوروں کے گوشت کھائے نہیں جاتے ہیں ان کے پیشاب اور گوبر آدمی کے پیشاب کی طرح ناپاک ہیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے قضائے حاجب کا ارادہ کیا، تو آپ ﷺ نے مجھے تین پتھر لانے کا حکم دیا، مجھے دو پتھر ملے، تیسرا نہ ملا، لہذا میں نے تیسرے کے عوض لید لے لی اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے دونوں پتھروں کو لے لیا اور لید پھینک دی، اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔ (بخاری/الوضوء ۱۵۶)

صحیح ابن خزیمہ میں یہ اضافہ ہے کہ وہ لید گدھے کی تھی۔ دیکھئے: صحیح ابن خزیمہ ص ۳۹ ج ۷۰

❁ حیض آلود کپڑا:

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جس کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے، تو وہ کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چٹکیوں سے مل ڈالے، پھر پانی سے رگڑ کر اور دھو کر صاف کرے اور اس میں نماز پڑھے۔

(بخاری، الوضوء ۲۲، مسلم، الطہارۃ ۲۹۱)

❁ منی لگا ہوا کپڑا:

اہل علم کے رائج قول کے مطابق منی پاک ہے۔

(شرح النووی علی صحیح مسلم ۲/۲۰۲، فتاویٰ اللجنة الدائمة ۵/۳۸۱)

چنانچہ اگر منی کپڑے میں لگ جائے، تو اس کی صفائی کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اگر تر ہو، تو دھل دیا جائے اور اگر خشک ہوگئی ہو، تو کھرچ دیا جائے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھو ڈالتی تھی اور آپ اس کپڑے میں نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان کپڑے پر ہوتا تھا۔

(بخاری، الوضوء ۲۲۹ مسلم، الطہارۃ ۲۸۹)

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے پر جب منی خشک ہو جاتی، تو میں اس کو اپنے ناخن سے کھرچ دیتی۔

(مسلم/ الطہارۃ باب حکم المنی ۲۹۰)

✽ نجاست آلود جوتا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی اپنے جوتوں سمیت گندگی پر چل جائے، تو مٹی اس کو پاک کر دینے والی ہے۔ (یعنی زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جاتی ہے۔)

(ابوداؤد/ الطہارۃ ۳۸۵، صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ج ۱/ ۷۷ ح ۳۷۱

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی مسجد آئے تو دیکھ لے اگر جوتوں میں گندگی لگی ہو تو (زمین پر) رگڑنے کے بعد ان میں نماز پڑھے۔

(ابوداؤد/الصلاة ۶۵۰ صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۱/۱۲۸ ح ۶۰۵، الثمر المستطاب ص ۶۰۱)

✽ کتے کا برتن میں منھ ڈالنا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کتا کسی برتن سے پی لے، تو برتن کو سات بار پانی سے دھو ڈالے اور پہلی بار مٹی سے مانجے۔“ (مسلم، الطہارۃ ۲۷۹)

اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے ”کہ اس برتن میں جو کچھ کھانے پینے کی چیز ہوا سے پھینک دے۔

✽ بلی کا جوٹھا پاک ہے:

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے وضو کرتے، حالانکہ اس پانی سے بلی پی چکی ہوتی۔

(ابن ماجہ/الطہارۃ ۳۶۸، دارقطنی ۱/۶۹ ح ۱۷۷ صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ج ۱/۶۴ ح ۲۹۵)

کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں (اور وہ ابن ابی قتادہ کی زوجیت میں تھیں) کہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے تو کبشہ رضی اللہ عنہا نے

ان کے لئے وضو کا پانی انڈیلا، ایک بلی آئی اور اس میں سے پینے لگی، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے برتن اور ٹیڑھا کر دیا، یہاں تک کہ اس نے اچھی طرح پی لیا، کبشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے اس کی جانب (بطور تعجب) دیکھتے ہوئے دیکھا تو کہا: اے بھتیجی کیا تمہیں اس پر تعجب ہو رہا ہے، میں نے کہا: ”ہاں“ تو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”(بلی) یہ ناپاک نہیں ہے، یہ تمہارے اوپر (گھروں میں) چکر لگانے والی ہے۔“

(ابوداؤد/الطہارۃ ۷۵، ابن ماجہ ۳۶۷ صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح
ابوداؤد/۱۷۸۱ ح ۶۸، ارواء الغلیل ۱/۱۹۲ ح ۱۷۳

✽ نیند سے بیدار ہو کر:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جب کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو (پانی کے) برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈالے
یہاں تک کہ اسے تین بار دھو لے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ نیند
میں کہاں کہاں پڑا ہے۔“

(بخاری/الوضوء ۱۶۲، مسلم/الطہارۃ ۲۷۸، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔)

✽ زمین کی پاکی:

اگر وہ گندگی پاخانہ ہو، تو اس کو وہاں سے زائل کیا جائے اور اس پر پانی بہا دیا

جائے اور اگر پیشاب ہو، تو اس پر پانی بہا دینا کافی ہے، جیسا کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا اور لوگ اس کے پیچھے پڑ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو اور (جگہ کو پاک کرنے کے لئے) اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دو۔“

(بخاری/الوضوء، ۲۲۰، مسلم/الطہارۃ ۲۸۴)

✽ گند کی حالت میں نماز پڑھ لینا:

نماز کی شرطوں میں سے ہے کہ نمازی کا بدن، کپڑا اور نماز کی جگہ ہر طرح کی گندگی سے پاک ہو، لہذا جو شخص بھول کر اس حالت میں نماز پڑھ لے کہ اس کے بدن یا کپڑے یا نماز کی جگہ پر گندگی ہو، اس کے مندرجہ ذیل تین احوال ہیں:

(۱) نماز کو بحالت نماز یاد آئے کہ اس کے بدن، کپڑے یا نماز کی جگہ پر گندگی ہے، چنانچہ اگر بے پردہ ہوئے اس گندگی کے زائل کرنے کا امکان ہو تو زائل کر دے اور اپنی نماز کو جاری رکھے اس کی یہ نماز صحیح ہوگی۔

جیسا کہ نبی ﷺ نے نماز کے دوران اپنے جوتے نکال دئے، جب جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی کہ آپ کے جوتے میں گندگی لگی ہوئی ہے۔

(ابوداؤد/الصلوٰۃ ۶۵۰ صحیح عند البانی رحمہ اللہ) دیکھئے: ارواء الغلیل ج ۱/۳۱۴ ح ۲۸۴

(۲) اگر نماز کے دوران اس گندگی کے زائل کرنے کا امکان نہ ہو تو اپنی نماز

سے لوٹ جائے اور گندگی کے زائل کرنے کے بعد دوبارہ نماز ادا کرے۔

(۳) اگر نماز سے لوٹنے کے بعد یاد آئے کہ اس نے اس حال میں نماز پڑھی ہے کہ اس کے بدن، کپڑے یا نماز کی جگہ پر گندگی تھی تو اس کی نماز صحیح ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے بھول کر گندگی آلود جوتے میں نماز کا جو حصہ ادا کیا تھا، حبر نبیل علیہ السلام کی خبر دینے پر اسے نہیں دہرایا، بلکہ اپنی نماز کو جاری رکھا، نیز یہ کہ اللہ نے امت سے بھول چوک کو معاف کر دیا ہے۔
(المغنی ۲/۴۶۶، الکافی ج ۱/۲۳۷، الملخص الفقہی ص ۱۱۲)

الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات و الصلاة و السلام
على نبينا محمد و على آله و صحبه أجمعين



مؤلف کی دیگر مطبوعات

کتب:

- ۱ حقیقت توحید تالیف
- ۲ حقیقت شرک تالیف
- ۳ نماز نبوی تالیف
- ۴ طہارت کے احکام و مسائل تالیف
- ۵ حیض و نفاس کے احکام و مسائل تالیف
- ۶ مسلمانان برصغیر ہندوپاک کے یہاں ناجائز برکت طلبیوں تالیف
کے مظاہر اور ان کی بابت اسلام کا موقف
- ۷ نماز باجماعت کے لئے مسجد جانے کے احکام و آداب تالیف
- ۸ شروط نماز، ارکان، واجبات، مسنونات، مبطلات اور مکروہات تالیف
- ۹ ملکہ، عفاف ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت تالیف
کا ایک مختصر تحقیقی جائزہ
- ۱۰ مسلمانان برصغیر ہندوپاک کے یہاں شرک اکبر کے مظاہر تالیف
اور ان کی بابت اسلام کا موقف

۱۱	وضو، غسل اور تیمم کے احکام و مسائل	تالیف
۱۲	روزہ کے احکام و مسائل کتاب و سنت کی روشنی میں	تالیف
۱۳	حصن التوحید	ترجمہ
۱۴	سود گناہ اور نقصانات	ترجمہ
۱۵	اسلام میں حرام اشیاء و امور	ترجمہ
۱۶	اسلام میں سنت کا مقام (للالبانی رحمہ اللہ)	ترجمہ
۱۷	اسلام میں سنت کا مقام (للشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ)	ترجمہ
۱۸	غیر مسلموں کی مشابہت اور اسلامی ہدایات	ترجمہ
۱۹	بدعات سے اجتناب	ترجمہ
۲۰	مبادی الاسلام	ترجمہ
۲۱	جائز و ناجائز تبرکات کتاب و سنت کی روشنی میں	ترجمہ
۲۲	توحید اور صاف ستھرے سلفی عقیدہ کی وضاحت	ترجمہ
۲۳	الدرر الحسان فی مواعظ شہر رمضان (عربی)	تالیف
۲۴	اذان و اقامت کے احکام و مسائل کتاب و سنت کی روشنی میں	تالیف
۲۵	مسائل جنازہ پر ایک تحقیقی نظر کتاب و سنت کی روشنی میں	تالیف
۲۶	مسنون نفل نمازیں فضائل، مسائل اور احکام	تالیف
۲۷	احکام حیض و نفاس	ترجمہ

فولڈرس: ❁

- | | | |
|----|---------------------------------------|-----|
| ۱ | فضائل توحید | ۱۰۰ |
| ۲ | شرک کی تباہ کاریاں | ۱۰۱ |
| ۳ | وسیلہ کی شرعی حیثیت | ۱۰۲ |
| ۴ | تعظیم نماز | ۱۰۳ |
| ۵ | حج و عمرہ سے غفلت کیوں؟ | ۱۰۴ |
| ۶ | اسلام سے خارج کر دینے والے امور | ۱۰۵ |
| ۷ | مسلمان عورت کا پردہ | ۱۰۶ |
| ۸ | ہم زکاۃ کیسے نکالیں؟ | ۱۰۷ |
| ۹ | زنا کی سنگینی اور اس کے مہلک نتائج | ۱۰۸ |
| ۱۰ | نمازی کے لئے ۱۵ سے زائد خوشخبریاں | ۱۰۹ |
| ۱۱ | جشن میلاد النبی شریعت کے ترازو میں | ۱۱۰ |
| ۱۲ | منتخب اذکار مسنونہ | ۱۱۱ |
| ۱۳ | فرض نمازوں کے بعد کے اذکار مسنونہ | ۱۱۲ |
| ۱۴ | سب سے بڑا گناہ | ۱۱۳ |
| ۱۵ | عمرہ کا مسنون طریقہ | ۱۱۴ |
| ۱۶ | زیارت مدینہ منورہ فضائل، احکام و آداب | ۱۱۵ |

۱۷	اسلام میں نماز کا مقام	إعداد
۱۸	زکاۃ الفطر مسائل واحکام	إعداد
۱۹	ہم ماہ رمضان کیسے گزاریں؟	إعداد
۲۰	کلمہ شہادت ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کی شرطیں	ترجمہ
۲۱	عقیدہ سے متعلق بعض غلطیوں کی نشاندہی	ترجمہ
۲۲	قبروں سے وابستگی ایک سنگین معاملہ	ترجمہ
۲۳	کلمہ توحید ”لا الہ الا اللہ“ کا معنی و مفہوم	ترجمہ
۲۴	دین اسلام کا مذاق اسلام سے خارج کر دینے والے امور	ترجمہ
	میں سے ایک	
۲۵	شرک کی تعریف اور اس کی انواع و اقسام	ترجمہ
۲۶	مسجد جانے کے احکام و آداب	إعداد
۲۷	رسول اللہ ﷺ سے مدد طلب کرنے کی شرعی حیثیت	ترجمہ
۲۸	انبیاء و صالحین کے وسیلہ کی شرعی حیثیت	ترجمہ

مذکورہ بالا کتب و فولڈرس کے لئے مندرجہ ذیل ای میل پر رابطہ کریں:

waliazami@gmail.com

انجمن اصلاح معاشرہ کی اہم مطبوعات



انجمن اصلاح معاشرہ

ANJUMAN ISLAH-E-MOASHIRA

Bandi Kalan, Mohammadabad, Distt. Mau (U.P.) India

Email: anjuman15@hotmail.com